35

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

ان الفضل بید اللہ یؤتیه من یشاء
عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

تار کا پتہ
الفضل
قادیان

THE ALFAZL
QADIAN

اخبار الفضل
ہفتہ میں دو بار
فی پرچہ ار
قادیان

ایڈیٹر
غلام نبی

قیمت
پیشگی سالانہ
ششماہی
سہ ماہی

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے ۱۳۳۱ھ میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۵۰	مورخہ ۲۰ر دسمبر ۱۹۲۷ء	یوم سہ شنبہ	مطابق ۲۵ر جمادی الثانی ۱۳۴۶ھ	جلد ۱۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالانہ جلسہ کی تاریخیں

خدا کے فضل وکرم کے ماتحت سالانہ جلسہ ۲۶ر ۲۷ر ۲۸ر دسمبر بروز سوموار۔ منگل۔ بدھ ہوگا۔ احباب ان تاریخوں اور دنوں کو یاد رکھیں۔ اور ۲۵ر کو قادیان پہنچ جائیں۔ تاکہ پہلے دن سے جلسہ میں شمولیت اختیار کر سکیں۔

مستورات کا جلسہ بھی انہی تاریخوں میں علیحدہ ہوگا۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ سلسلہ کے دیگر اصحاب اور خواتین تقریریں کریں گی۔ خواتین کو اس میں شریک ہونے کے لئے پوری کوشش کرنی چاہیئے۔

مدینۃ المسیح

گزشتہ پرچہ میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق جو اطلاع شائع کی گئی ہے۔ وہ درست نہ تھی۔ ۱۲ر دسمبر حضور کو ۱۰۲ اور ۱۰۳ کے درمیان بخار رہا اور ۱۳ر دسمبر کو سو اور ایک سو ایک کے درمیان۔

الحمد للہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا بخار خدا کے فضل سے ۱۵ر دسمبر کو ٹوٹ گیا۔ لیکن ابھی تک طبیعت صاف نہیں ہوئی۔ اور کمزوری بہت ہے۔ کھڑے ہونے سے چکر آتے ہیں۔

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا قادیان تشریف لے آئی ہیں۔

شیخ یوسف علی صاحب پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح کو خدا تعالیٰ نے تیسرا لڑکا عطا کیا۔ خدا مبارک کرے۔

سال نو کی ایگزیکٹو کمیٹی قادیان کا پہلا اجلاس زیر صدارت تحصیلدار صاحب بٹالہ ۱۴ر دسمبر ہوا۔ جس میں مولوی محمد الدین صاحب بی۔ اے پریذیڈنٹ اور مرزا گل محمد صاحب وائس پریذیڈنٹ کا انتخاب عمل میں آیا۔ ڈاکٹر گوہر بخش صاحب کو نامزد ممبر بنایا گیا۔

ایک قابل قدر خاتون کا انتقال

اخوات و احباب کو الفضل کے ذریعہ یہ اطلاع مل چکی ہے کہ ۱۰۔ دسمبر کی صبح کو اہلیہ صاحبہ چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔اے فوت ہو کر اپنے مالک حقیقی کے پاس پہونچ گئیں۔ مرحومہ جماعت کی خاص خواتین میں سے تھیں۔ اور لجنہ اماءاللہ قادیان کے کام میں بہت دلچسپی لیتی تھیں۔ انہیں احمدی مستورات کی اصلاح و ترقی کا خاص خیال رہتا تھا۔ چنانچہ مرحومہ نے اپنے گھر میں درس تدریس کا سلسلہ جاری کر رکھا تھا۔ اور بہت سی خواتین اور لڑکیوں نے ان سے فائدہ اٹھایا۔ مرحومہ اپنی عادات و اطوار میں نہایت سادہ اور ہر قسم کے تکلفات سے پاک تھیں۔ اور دوسروں کو بھی یہی تلقین کرتی رہتی تھیں۔ کہ انسان کو اس دنیا میں نہایت سادگی پر زندگی گذارنی چاہئے۔ شروع شروع میں جب مدرسہ خواتین جاری ہوا۔ تو مرحومہ کے علمی شوق نے انہیں اس میں داخل ہونے کی ترغیب دی چنانچہ کچھ عرصہ تک وہ اس مدرسہ میں تعلیم پاتی رہیں۔ لیکن بعد میں کچھ تو صحت کی خرابی کی وجہ سے اور کچھ خانگی ذمہ واریوں کی وجہ سے یہ سلسلہ جاری نہ رہ سکا۔ اور مرحومہ نے اپنی جگہ اپنی لڑکی عزیزہ آمنہ بیگم کو مدرسہ میں داخل کرا دیا۔

مرحومہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی نواسی تھیں۔ اور حضرت خلیفہ اول رض کو ان کے ساتھ بہت محبت تھی۔ حضرت خلیفہ اول رض نے اپنی خواہش سے چوہدری فتح محمد صاحب کے ساتھ ان کی شادی کرائی تھی۔ امۃ الحفیظ بیگم جن کے مضامین اکثر الفضل میں نکلتے رہتے ہیں۔ مرحومہ کی چھوٹی بہن ہیں۔ مجھ سے بھی مرحومہ کو خاص تعلق تھا۔ کیونکہ وہ میری رضاعی بہن تھیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ مرحومہ کی بہت سی خوبیوں کی وجہ سے مرحومہ کی وفات جماعت کے لئے اور خصوصاً قادیان کی احمدی خواتین کے لئے ایک بہت بڑا صدمہ ہے۔ اور میں نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے مرحومہ کے معزز اور قابل قدر شوہر برادرم چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔اے اور مرحومہ کے والد صاحب مفتی فضل الرحمن صاحب اور مرحومہ کے دیگر رشتہ داروں کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہوا دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت میں اعلیٰ مقام عنایت فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ اور مرحومہ کی اولاد کو اس رستے پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ جس کے متعلق مرحومہ کی دلی خواہش تھی۔ کہ وہ اس پر چلیں۔ اور جو صدق و اخلاص کا رستہ ہے۔ اللھم آمین۔

مرزا بشیر احمد۔ ناظر تعلیم و تربیت قادیان

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ سے ملاقات

جلسہ سالانہ پر چونکہ ہر ایک جماعت نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے ملاقات کرنی ہوتی ہے۔ اور وقت بہت تنگ ہوتا ہے۔ اس لئے احباب کی خدمت میں تاکیداً گذارش ہے۔ کہ وہ قادیان پہونچتے ہی اپنے گروپ کے منتظمین سے ملاقات کی درخواست کے فارم حاصل کر کے جلد سے جلد اس کی خانہ پوری فرما کر دفتر پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز میں بھجوا دیں۔ تا ملاقات کے اوقات کی تقسیم باسانی ہو سکے۔ والسلام

خاکسار۔ یوسف علی بی اے پرائیویٹ سکرٹری۔

احباب سے دو ضروری باتیں

۱۔ سالانہ جلسہ کے پوسٹر رنگین کے لئے احباب سے خط و کتابت کرنے کا اور ان سے قیمت وصول کرنے کا وقت نہ تھا۔ لہٰذا بلا دریافت ملک کے ہر حصہ میں جس قدر مناسب سمجھا گیا پوسٹر بذریعہ ڈاک روانہ کر دئے گئے۔ پس جن جن دوستوں اور جماعتوں میں پوسٹر پہونچے ہیں۔ وہ از خود ہی اس خرچ میں حصہ لینے کے لئے عشر۔ ۶/ اور ۱/ روپیہ تک بھیجکر عنداللہ ماجور ہوں۔ بذریعہ منی آرڈر یا ٹکٹ کے بھیجدیں۔

۲۔ کام کی جلدی اور بعض تفکرات کی وجہ سے پوسٹر میں دن غلطی سے اتوار۔ پیر۔ منگل چھپ گئے ہیں۔ اکثر حصہ میں تو قلم سے درست کر کے روانہ کئے گئے ہیں۔ لیکن بعض جگہ بغیر درست کئے روانہ ہوئے ہیں۔ احباب خود ان کو پیر۔ منگل۔ بدھ لکھکر درست کر لیں۔ حکیم محمد حسین قریشی بلڈنگ محلہ کابلی مل۔ لاہور

ایڈیٹر صاحب زلزلہ پر مقدمہ

یہ خبر افسوس کے ساتھ سنی جائیگی۔ کہ ڈاکٹر شفیع احمد صاحب ایڈیٹر روزانہ اخبار زلزلہ دہلی پر زیر دفعہ ۱۵۳۔الف مقدمہ چلایا گیا ہے۔ وارنٹوں کی تعمیل ہو چکی ہے۔ اور ڈاکٹر صاحب ضمانت پر رہا ہیں۔ احباب ان کی باعزت بریت کے لئے دعا کریں۔

جناب مفتی محمد صادق صاحب کے لیکچر ناگپور میں

حضرت مفتی صاحب ۵۔ دسمبر ناگپور پہونچے۔ اسٹیشن پر استقبال کے لئے جناب ڈپٹی خلیل الرحمن صاحب۔ حکیم رحیم بخش صاحب جالندھری کا خاکسار اور مسلم طلباء کارمائیکل کالج موجود تھے۔ طلباء سے حضرت مفتی صاحب کا تعارف کرایا گیا۔

شام کو ۶ بجے ٹاؤن ہال میں جناب مرزا شگفتہ بخت صاحب بی۔اے۔ بی۔سی۔ایس سینیر مجسٹریٹ ناگپور کی زیر صدارت جناب مفتی صاحب نے پیغام اسلام پر نہایت ہی فصیح اور بلیغ تقریر فرمائی ہندو اور مسلمان بہت خوش ہوئے۔

۶۔ دسمبر کو مسلم طلباء کالج کی خواہش پر آپ نے کالج ہال میں جناب ڈاکٹر ڈی۔ این ملک بی۔اے۔ ایس۔سی۔ ایف آر۔ ایس۔ ای پرنسپل کارمائیکل کالج کے زیر صدارت اپنے تجربات امریکہ بیان فرمائے۔ طلباء و پروفیسر نہایت محظوظ ہوئے۔ لیکچر کے بعد مسلم طلباء نے حضرت مفتی صاحب کو ٹی پارٹی بھی دی۔

شام کو ٹاؤن ہال میں جناب پرنسپل صاحب ممدوح موصوف کے زیر صدارت حضرت مفتی صاحب کا تیسرا لیکچر Coming [illegible] پر ہوا۔ حاضری کافی تھی۔ حضرت مفتی صاحب نے فرمایا۔ کہ ہندوستان مذاہب کا دنگل ہے۔ اور حضرت احمدؑ کے ذریعہ یہ فخر ہندوستان کو ہی نصیب ہوا۔ کہ وہ روحانیت میں دنیا کی راہنمائی کرے صدر صاحب نے فرمایا۔ میرا ایمان اور یقین ہے۔ کہ اسلام آسمانی اور روحانی مذہب ہے۔ میرے ایک غیر احمدی وکیل دوست نے کہا۔ کہ ایسی اگر ایک درجن ہستیاں پیدا ہو جائیں۔ تو دنیا کی کایا پلٹ دیں۔ کاش کہ دنیا سمجھے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ ایسی ہی روحانی ہستیاں پیدا کرنے کیلئے مبعوث ہوئے اور ایک پاک جماعت اپنے پیچھے چھوڑ گئے ہیں مبارک ہیں وہ جو مسیحؑ کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو کر اسلام کی خدمت کی توفیق پاتے ہیں۔

شمس الدین احمدی۔ چکر الوی تاجر۔ حال ناگپور

مشین سیویاں

ایم۔ عبدالرشید اینڈ سنز جن کا مشین سیویاں کا اشتہار الفضل میں شائع ہو رہا ہے۔ ان کی تیار کردہ مشین میں نے دیکھی ہے۔ ظاہری شکل و بناوٹ میں بہت خوبصورت ہے امید ہے سیویاں نکالنے میں عمدہ ہوگی۔ میں اس مشین کو اس سے کچھ نسبت نہیں

(ایڈیٹر)

الفضل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قادیان دار الامان مورخہ ۲۰ - دسمبر ۱۹۲۷ء

جلسہ سالانہ ۱۹۲۷ء

از جناب میر محمد اسحٰق صاحب ناظر ضیافت

جیسا کہ تمام احباب کو معلوم ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقرر کردہ جلسہ کی تاریخیں بالکل قریب آگئی ہیں۔ اور خدا چاہے۔ تو مقررہ تاریخوں پر مردوں اور عورتوں کا الگ الگ جلسہ اپنی پوری شان و شوکت سے منعقد ہوگا۔ فذالک مَا نَرجُوا مِنَ اللّٰہِ العَزِیز۔

اس جلسہ کے اخراجات کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے ارشادات اور ناظر صاحب بیت المال کی تحریکات متواتر تمام احباب تک پہنچ چکی ہیں۔ جن کی تعمیل ہر انجمن اور ہر احمدی کا فرض ہے۔ اور مجھے قوی امید ہے۔ کہ وہ اپنا فرض ادا کر چکے ہونگے۔ یا کر رہے ہونگے۔ اس لئے اخراجات کے متعلق بحیثیت ناظر ضیافت مجھے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن بعض اور امور احباب کے گوش گذار کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ جو درج ذیل ہیں۔

(۱) اس دفعہ ناظر ضیافت کے ماتحت جلسہ کے انتظام کے لئے دو ناظم ہوں گے۔ ایک اندرون قصبہ اور دوسرا بیرون قصبہ کے لئے۔ اندرون شہر کے ناظم جناب مولوی سرور شاہ صاحب ہونگے۔ اور بیرون قصبہ کے لئے جناب صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب۔ ان ہر دو ناظموں کے ماتحت باقی تمام منتظمین ہونگے۔ اگر کسی صاحب کو ایام جلسہ میں کسی قسم کی شکایت ہو۔ تو وہ اپنے حلقہ کے ناظم صاحب سے کہکر اُس کی تلافی کروا سکتے ہیں کیونکہ ہر دو ناظم صاحبان اپنے اپنے حلقہ میں ہر قسم کے انتظام کے ذمہ دار ہیں۔ ہر دوست کو ان ہر دو ناظموں کے نام نوٹ کر لینے چاہئیں۔

(۲) چونکہ جلسہ موسم سرما کے شدید ترین دنوں میں ہوتا ہے اور قادیان میں پنجاب کے اکثر اضلاع سے زیادہ سردی پڑتی ہے۔ اس لئے تمام آنے والے دوست کافی بستر اور گرم پارچات ہمراہ لائیں۔

(۳) امرتسر اور بٹالہ کے درمیان موٹروں کے حادثات دن بدن زیادہ ہو رہے ہیں۔ اس لئے کوئی دوست امرتسر اور بٹالہ کے درمیان موٹر کے ذریعہ سفر نہ کریں۔ ہماری طرف سے یہی مشورہ ہے۔ کہ بٹالہ تک ریل کے ذریعہ سفر کیا جائے۔

(۴) حسب دستور سابقہ ایک دو دوست امرتسر کے اسٹیشن پر مہمانوں کو سہولت بہم پہنچانے کیلئے موجود ہونگے۔ اور بٹالہ پر تو استقبال کا مکمل انتظام ہوگا۔ تمام احباب سے التماس ہے۔ کہ وہ ہمارے مقرر کردہ منتظمین کی ہدایات کے ماتحت بٹالہ میں قیام اور بٹالہ سے روانگی فرمائیں۔ اور اگر اس پابندی سے کچھ تکلیف بھی اُن کو ہو۔ تو انتظام کو درست رکھنے کے لئے وہ گوارا فرمالیں۔

(۵) اس دفعہ بھی بٹالہ سے قادیان تک سامان لے جانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ پیدل آنے والے احباب اپنا سامان منتظمین کے حوالے کر کے رسید لیکر قادیان پیدل آجائیں اور رسید دکھا کر اپنے حلقہ کے منتظم مکانات سے اپنا سامان وصول کر لیں۔

(۶) چونکہ موسم نہایت سرد ہے۔ اس لئے پیدل آنے والے احباب کے لئے ان ایام میں سوگر۔ نہر۔ وڈالہ اور دیوانی وال کے تکیہ پر رات کو تاپنے کے لئے آگ جلانے کا انتظام کیا جائے گا۔

(۷) قادیان میں مکانات کی قلت ہے۔ اور ایام جلسہ میں فارسی کے مشہور مقولہ "جائے تنگ است و مردماں بسیار" کا نظارہ نظر آیا کرتا ہے۔ اس لئے دوست حتی الوسع اس تکلیف کو برداشت کر لیں۔ کہ وہ خود مردوں کے ساتھ اپنی اپنی جماعتوں میں ٹھیریں۔ اور ان کی مستورات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دار میں قیام کریں۔ جہاں خود خاندان نبوت کی خواتین ان کی مہمان نوازی اپنے ذمہ لیتی ہیں۔ ہاں ہر قاعدہ میں استثناء ہوتا ہے بعض احباب کے لئے بعض صورتوں میں الگ مکان بھی مہیا ہو سکتا ہے جو احباب باوجود میری اس تفصیلی گذارش کے بھی الگ مکان لینا ضروری سمجھتے ہوں۔ وہ بوا پسی ڈاک اطلاع دیں۔ اگر ہم انتظام کر سکیں گے۔ تو ان کو اطلاع دیدی جائے گی ورنہ افسوس سے انکار لکھدیا جائے گا۔ لیکن جس صاحب کو کوئی اطلاع نہ ملے۔ وہ یہی سمجھیں کہ مکان کا انتظام نہیں ہو سکا۔ اور ہم کو معذور سمجھکر معاف فرمائیں۔

(۸) مہمان چونکہ ہندوستان کے عرف عام کی وجہ سے اپنی جائز شکایت کے ظاہر کرنے میں جھجکتا ہے۔ اور میزبان عالم الغیب نہیں ہوتا۔ اس لئے مہمان کو تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔ اس لئے اس مضمون کے پڑھتے ہی ہر جماعت کے امیر یا سکرٹری مجھے ایک کارڈ کے ذریعہ اطلاع دیں۔ کہ ان کی جماعت میں سے کون صاحب ان کے نمائندہ ہوں گے۔ تاکہ ایام جلسہ میں ہمارے منتظمین اور مہمان نواز نمائندہ سے ملکر ان کی جماعت کے آرام و آسائش کا انتظام کریں۔ اس انتظام سے مہمان اپنے نمائندہ کے سامنے بغیر جھجک کے اپنی جائز شکایات پیش کر سکے گا۔ اور اس نمائندہ کے ذریعہ ہمارے منتظمین کو علم ہونے کی صورت میں شکایات کا سدباب ہو سکیگا۔ انشاء اللہ میں امید کرتا ہوں۔ کہ بلا استثناء ہر جماعت بوا پسی ڈاک مجھے اپنی جماعت کے نمائندہ کے نام سے مطلع فرمائے گی۔

میری یہ بھی تجویز ہے۔ کہ ایام جلسہ میں کسی رات بوقت فرصت تمام نمائندگان اور منتظمین کی ایک میٹنگ منعقد کر کے جلسہ کے انتظام کے متعلق تمام شکایات اور اصلاح طلب امور پر غور کر کے آئندہ کے لئے مختلف تجاویز مرتب کی جائیں۔ جو جماعت اپنے نمائندہ کے نام سے ہم کو مطلع نہ کرے گی۔ اصولاً اُس کے افراد کو حق نہ ہونا چاہیئے۔ کہ وہ کسی جائز شکایت کے بھی شاکی ہوں۔

(۹) جو جماعتیں گذشتہ سال باہر ٹھیری تھیں۔ وہ اس دفعہ بھی باہر ہی ٹھیریں گی۔ اور جن کا گذشتہ سال اندرون قصبہ میں قیام تھا۔ وہ امسال بھی اندر ہی قیام پذیر ہوں گی۔

(۱۰) اس دفعہ تمام احباب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے ارشاد گرامی کے ماتحت اپنے غیر احمدی دوستوں اور واقفوں کو ہمراہ لائیں۔ اور اگر ان کے لئے کسی خاص انتظام کی ضرورت ہو۔ تو اُس سے ہم کو مطلع فرمائیں۔

(۱۱) آخری گذارش یہ ہے۔ کہ تمام احباب مندرجہ بالا دس گذارشوں کو بغور مطالعہ فرما کر اُنکی تعمیل کے لئے تیار ہو جائیں۔

ہندوؤں کے ارادے

اخبار ہندو رکھشک ۱۰ دسمبر میں ایک نظم شائع ہوئی ہے جسکے دو شعر یہ ہیں:

ہند میں جب آریوں کا سنگھٹن ہو جائے گا
سب بلا ٹل جائیگی۔ آساں کٹھن ہو جائے گا
شدھ ہو جائینگے مسلم۔ یا مدینے جائیں گے
مثل انصاری داجمل یا چلن ہو جائے گا

مطلب یہ کہ ہندو سنگھٹن اس لئے ہے۔ کہ ہندوستان کے مسلمان یا تو ہندو بن جائیں۔ یا ہندوستان چھوڑ کر مدینے چلے جائیں۔ اب مسلمانوں کو غور کرنا چاہیئے۔ کہ کیا ان دونوں باتوں میں سے کوئی ایک بھی انہیں منظور ہے۔ اگر نہیں۔ تو انہیں دیکھنا چاہیئے۔ کہ ہندوؤں کے ایسے ارادوں کے مقابلہ میں اپنے بچاؤ کے لئے وہ کیا کر رہے ہیں۔

گاندھی جی کی ضمیر فروشی

ابھی چند ہی دن ہوئے۔ گاندھی جی نے اپنی بیوی کو ماں قرار دے کر اپنی عجیب وغریب ذہنیت کا اظہار کیا تھا اب ان کے متعلق اخبارات میں یہ شائع ہوا ہے۔ کہ انہوں نے سائمن کمیشن کے معاملہ میں اپنی رائے مسٹر سری نواس آئنگر پریذیڈنٹ کانگریس کے ہاتھ فروخت کر دینے کا اعلان کیا ہے چنانچہ اخبار ملاپ (۶- دسمبر) لکھتا ہے:-

"مہاتما گاندھی کو رام ند کے لوگوں کی طرف سے ایڈریس پیش کیا گیا۔ جس کے جواب میں آپ نے کہا۔ کہ مجھے کہا جاتا ہے کہ میں سیاسیات میں ملک کی راہنمائی کروں۔ میں تو ملک کی راہنمائی چرخے سے ہی کر سکتا ہوں۔ شاہی کمیشن کے متعلق آپ نے فرمایا۔ میں نے تو اپنی ضمیر مسٹر سری نواس آئنگر پریذیڈنٹ کانگرس کے پاس فروخت کر دی ہے۔ وہ جس طرح کریں گے میں ان کے ساتھ ہوں۔"

گاندھی جی کی طرف سے ضمیر فروشی کا اعلان ثبوت ہے اُن کی انتہا درجہ کی ناکامی اور مایوسی کا۔ اگر وہ ترک موالات کے ایام میں اتنی بلند پروازیاں نہ کرتے۔ کہ ایک سال میں سوراجیہ دلا دینے کا دعوےٰ کرتے رہے۔ تو آج اُنہیں اس قدر پستی کی طرف نہ جھکنا پڑتا۔ ہمیں جہاں ان کی اس حالت میں ان کے ساتھ دلی ہمدردی ہے۔ وہاں ہم یہ بھی کہہ دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ جن راہنماؤں کا منتہائے نظر محض دنیا اور دنیا کی مرغوبات ہوتی ہیں۔ وہ اسی وقت تک راہ نمائی کے مدعی رہتے ہیں۔ جبتک مشکلات سے دوچار نہیں ہوتے۔ یہ حوصلہ اور قوت صرف سچے روحانی راہ نماؤں میں ہی ہوتا ہے۔ کہ جس قدر مشکلات ان کے سامنے آتی ہیں۔ اسی قدر ان میں جوش اور ولولہ پیدا ہوتا ہے۔ اور کبھی وہ اپنی کامیابی کے متعلق مایوسی کو پاس بھی نہیں پھٹکنے دیتے۔

حضرت عیسیٰ اور امام مہدی کا انتظار

جمیعتہ العلماء ہند کے جلسہ پشاور کے صدر مولوی انور شاہ صاحب نے جو بے حد طول وطویل خطبہ صدارت لکھا۔ اس کا سننا فی الواقعہ سامعین کے لئے نہایت ہی صبر آزما ہوگا اور غالباً لوگوں میں مطبوعہ کاپیاں تقسیم کر دینا ہی مناسب خیال کیا گیا ہوگا۔ اتنے طویل خطبہ پر ریویو بہت فرصت چاہتا ہے۔ خطبہ کا لب لباب یہ ہے۔ کہ مختلف طریقوں سے مسلمانوں کی ذلت اور نکبت کا رونا رویا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ ہر طرف سے مسلمان مصائب و آلام میں گھرے ہوئے ہیں۔ ایسی حالت میں اطمینان اور تسلی کی جو صورت پیش کیگئی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ

"ایسے اڑے وقت مسلمانوں کی ہدایت ورشد کے لئے تو امام مہدی علیہ السلام ظاہر ہوں۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اُتریں۔ تاکہ ان کے ذریعہ سے نصاریٰ کی اصلاح انجام پائے۔" (انقلاب ۷- دسمبر)

مگر سوال یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کی جو افسوسناک اور قابل اصلاح حالت جمیعتہ العلماء کے صدر صاحب کو نظر آرہی ہے۔ وہ آسمان پر بیٹھے ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی ملاحظہ فرما رہے ہیں یا نہیں۔ اگر ان کو بھی اس کا علم ہے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ وہ زمین پر تشریف نہیں لاتے۔ اور نصاریٰ کی اصلاح نہیں فرماتے۔ یہی گذارش حضرت امام مہدی کے متعلق ہے۔ جب ان کی آمد کی ضرورت داعی ہے۔ تو اُن کا آنا نہایت ضروری اور لازمی ہے؟ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ جس طریق پر علماء امام مہدی اور حضرت عیسیٰ کی آمد کے منتظر ہیں۔ اس کے مطابق قیامت تک بھی اُن کی امیدیں پوری نہ ہوں گی۔ کاش! یہ لوگ پہلے مسیح کی آمد سے سبق حاصل کرتے۔ اور اُن لوگوں کے نقش قدم پر نہ چلتے۔ جو آج تک مسیح کی آمد کے منتظر ہیں۔

آریہ اور ڈاڑھی

ہم نے الفضل کے ایک گذشتہ پرچہ میں "ستیارتھ پرکاش" کے حوالہ سے دریافت کیا تھا۔ کہ جب بانی آریہ سماج سوامی دیانند جی نے ڈاڑھی چھوڑ مونچھیں رکھنے کی بھی ممانعت کی ہے تو مہاتما ہنسراج جیسے آریہ لیڈر کیوں بڑی لمبی ڈاڑھی اور مونچھیں رکھتے ہیں۔

ڈاڑھی اور مونچھ نہ رکھنے کے متعلق ہم نے ستیارتھ پرکاش" کے الفاظ نقل کرتے ہوئے ایک فقرہ اس لئے حذف کر دیا تھا۔ کہ ہمارے مخاطب ہندوستان کے آریہ تھے۔ اور ہندوستان میں رہتے ہوئے سوامی جی نے اپنی ڈاڑھی مونچھ منڈا کر اپنے عمل سے یہ فیصلہ دے دیا تھا۔ کہ "ہندوستان گرم ہے نہ کہ سرد" اور اس میں رہنے والے آریوں کو ضرور ڈاڑھی مونچھ منڈانی چاہیئے۔

دوسرے آریہ اخبارات نے تمہارے سوال کا کوئی جواب نہیں دیا۔ لیکن آریہ سماج کے سب سے لغو گو اخبار "پرکاش" نے اس طرف توجہ کی ہے۔ اور ہمارے اس فقرہ کو حذف کرنے پر بہت کچھ بے ہودہ سرائی کرنے کے بعد اسی پر اپنے جواب کی بنیاد رکھی ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے۔

"اگر ملک سرد ہے۔ تو اپنی مرضی ہے۔ کہ جتنے بال چاہے۔ رکھے۔" گویا اسی فقرہ کو اگر حوالہ کے اندر رہنے دیا جاتا تو قادیانیوں کا یہ دعوٰی ثابت نہ ہوتا تھا۔ کہ ستیارتھ پرکاش میں لازمی طور پر ڈاڑھی کے خلاف فتوےٰ دیا گیا ہے۔"

(پرکاش ۱۴ دسمبر)

لیکن ہماری گذارش اب بھی یہی ہے۔ کہ کم از کم ہندوستان کے آریوں کے متعلق ستیارتھ پرکاش" میں لازمی طور پر ڈاڑھی اور مونچھوں کے خلاف فتوےٰ دیا گیا ہے۔ کیونکہ خود سوامی جی نے ہندوستان میں رہ کر ہمیشہ ڈاڑھی مونچھیں منڈائیں۔ اور عام طور پر دوسرے آریہ بھی ڈاڑھی منڈاتے ہیں۔ ہاں ڈاڑھی کے ساتھ مونچھیں منڈانے والے شاذ ونادر ہیں۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ اگر ہندوستان سرد ملک ہے۔ تو آریہ ڈاڑھیاں کیوں منڈاتے ہیں۔ اور اگر گرم ملک ہے۔ جیسا کہ ان کے سوامی کے عمل سے ظاہر ہے۔ تو مونچھیں کیوں رکھتے ہیں۔ کیا ڈاڑھی منڈانے کے بعد مونچھوں کے چند بال انہیں سردی سے بچانے میں کچھ امداد دے سکتے ہیں۔ اگر نہیں۔ تو خواہ مخواہ اپنے سوامی کے حکم کی کیوں خلاف ورزی کرتے ہیں۔

کیا یہ اس امر کا ثبوت نہیں۔ کہ آریہ ستیارتھ پرکاش کے جس حکم کو اپنی منشاء کے خلاف پاتے ہیں۔ اس کی ایک ذرہ بھی پرواہ نہیں کرتے۔

ہندو اور پولیس

اگرچہ پنجاب پولیس کی اعلےٰ اسامیوں پر ہندو پہلے ہی بکثرت ملازم ہیں۔ لیکن ہندو عرصہ سے اس بات پر زور دے رہے ہیں۔ کہ پولیس مینوں میں بھی ہندوؤں کو اور زیادہ بھرتی کیا جائے۔ چونکہ اس اسامی کی تنخواہ قلیل اور کام جوانمردی اور جرأت و دلیری کا ہوتا ہے۔ اس لئے ہندو اس طرف رُخ نہیں کرتے۔ اور گورنمنٹ پنجاب کے بار بار کہنے پر کہ ہندو آئیں۔ انہیں بھرتی کیا جائے گا۔ وہ بھرتی کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ اب اخبار "ملاپ" (۲۴- نومبر) نے گورنمنٹ کے سامنے یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ ہندوؤں اور سکھوں کو پولیس میں بھرتی ہونے پر خاص رعائتیں دی جائیں۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ خاص رعائتیں کس بنا پر دی جائیں۔ کیا ہندو مسلمانوں کی نسبت زیادہ قد آور۔ زیادہ بہادر اور زیادہ دلیر ہیں۔ ہندوؤں کو پہلے اپنی بہادری اور جوانمردی کا ثبوت دینا چاہیئے۔ اور پھر یہ مطالبہ کرنا چاہیئے۔

خطبہ جمعہ

توحید الٰہی

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

(فرمودہ ۹ دسمبر ۱۹۲۶ء)

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

آج چونکہ میری طبیعت خراب ہے اس لئے زیادہ لمبا خطبہ نہیں بیان کر سکتا۔ لیکن توحید الٰہی کے متعلق ایک نکتہ جو ابھی ابھی میرے دل میں ڈالا گیا ہے۔ بیان کرتا ہوں یہ ایک عجیب بات ہے۔ کہ ایک ہی چیز ہے۔ جسے دنیا نے شرک کی دلیل قرار دیا ہے۔ لیکن اسی چیز کو اللہ تعالےٰ نے شرک کے خلاف توحید کی دلیل کے طور پر استعمال کیا ہے۔ وہ چیز کیا ہے۔ وہ عالم موجودات ہے۔ دنیا میں اس قدر اشیاء موجود ہیں۔ کہ جن کا شمار نہیں کیا جا سکتا۔ انمیں بعض طاقتیں قوتیں اور خاصیتیں موجود ہیں۔ اسی طرح بعض کمزوریاں بھی ہیں۔ اور دنیا میں ہر چیز دوسری کی مدد کی محتاج ہے۔ اور تکمیل کے لئے اس کو ہر وقت دوسری کی مدد کی ضرورت ہے۔ انسان بھوک میں پیاس میں آرام کے لئے مادیات کی طرف جھکتا ہے۔ کبھی اس کو کھانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ کبھی لباس کی۔ پھر ہر سیکنڈ وہ سانس لے رہا ہے۔ کبھی باہر نکالتا ہے۔ کبھی اندر کھینچتا ہے۔ ہر لحہ دنیا کے نظارے اس کی آنکھوں کے سامنے ہوتے ہیں۔ کوئی چیز اس کو اچھی لگتی ہے۔ اور کوئی بری معلوم دیتی ہے یہاں تک کہ خدا کی یاد کے وقت بھی اس کے کان دنیا کی آوازیں سنتے ہیں۔ اس کا معدہ ہضم کرنے کا کام کر رہا ہوتا ہے۔ ناک سانس لینے میں مشغول ہوتی ہے۔ غرضکہ کوئی ایسا لحہ اور وقت نہیں۔ جب وہ دنیا سے علیحدہ ہو سکے ان حالات کو دیکھکر یہ خیال ہوتا ہے۔ کہ خدا کے لئے کونسا خانہ خالی ہے۔

دنیا میں ہر وقت سوتے جاگتے انسان کے حواس خمسہ دنیا کے اثرات سے متاثر ہو رہے ہوتے ہیں۔ اور ایک سیکنڈ کے لئے بھی ان تاثرات سے جدا نہیں ہو سکتے۔ بعض لوگوں نے انہی حالات سے متاثر ہو کر کہدیا۔ کہ سب چیزیں خدا کے وجود ہیں۔ اور یہ جملہ اشیاء قابل پرستش ہیں۔ انہوں نے چاند۔ سورج۔ چرند۔ پرند انسان و حیوان سب میں خدا کا ظہور اور جلوہ دیکھا۔ اور کہدیا یہی خدا ہیں۔ ہم انہی کی عبادت کریں گے۔ کسی چیز کی خدا سے علیحدگی کا خیال ہی شرک ہے۔ ہر چیز ہی خدا ہے شرک اصل میں غیریت کا خیال ہے۔ انہوں نے اپنے وجود اور خدا میں تمیز کرنے کو شرک سمجھ لیا۔ مگر اسلام نے توحید کو ایک اور نقطہ نگاہ سے بیان کیا ہے اور بتایا ہے۔ کہ کچھ لوگ مادہ میں اس قدر گھس گئے ہیں۔ کہ زیادہ قرب کی وجہ سے نہ دیکھ سکے۔ اور کچھ لوگ اس قدر دور ہو گئے۔ کہ وہ بوجہ دوری کے دیکھنے سے قاصر رہے۔

جو مادہ توحید کے خلاف ہے غور سے دیکھا جائے۔ تو وہی توحید کا ثبوت ہے۔ اور یہی راز اسلام نے اذان میں مخفی رکھا ہے۔ مؤذن کہتا ہے۔ اللہ اکبر اللہ اکبر یعنی خدا سب سے بڑا ہے۔ اس کے معنے ہیں کہ دنیا میں اور بھی وجود ہیں۔ مگر ان سب سے بلند شان اور بزرگی و عظمت اللہ کے لئے ہے۔ اذان کی ابتداء میں ان الفاظ کا موجود ہونا ایک اتفاقیہ امر سمجھا جا سکتا تھا۔ مگر اس جملہ کو آخر میں دوہرا کر بتا دیا ہے۔ کہ توحید کا تعلق اکبریت سے ہے۔ اصل میں توحید اس وقت تک ثابت ہی نہیں کی جا سکتی جب تک دنیا میں دوسری چیزیں نہ موجود ہوں۔ اگر دنیا میں میٹھا ہی میٹھا ہوتا۔ تو اس کو کوئی بھی میٹھا نہ کہتا۔ کڑواہٹ اور ترشی کا وجود ہی مٹھاس کا ثبوت ہو سکتا ہے۔ اگر دنیا میں لال ہی لال یا سبز ہی سبز رنگ ہوتا۔ تو دنیا میں رنگوں کے نام نہ ہوتے۔ دنیا میں جس قدر بھی اشیاء موجود ہیں ان کی خوبی کا علم تقابل سے ہی ہو سکتا ہے۔ مادی اشیاء کی فنا اور بقا جو رات دن ہمارے مشاہدہ میں آتی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کس طرح وہ فنا ہو کر بھی اپنی ذات میں باقی رہتی ہیں۔ ان کا فنا ہونا بتاتا ہے۔ کہ وہ اپنی ذات میں کوئی چیز نہیں ہیں۔ مگر ان کا دوبارہ پیدا ہونا ظاہر کرتا ہے۔ کہ ضرور کوئی ایسی قادر ہستی ہے جو فنا کے بعد ان کو دوبارہ زندگی بخشتی ہے۔ ہم پانی کو پاکیزگی کی حالت میں پیتے ہیں۔ اور پیشاب کے ذریعہ خارج کرتے ہیں۔ پھر دوبارہ اس کا پاک ہو کر بادلوں سے اترنا کسی بالاتر ہستی کا ثبوت ہے۔ غرض خدا تعالیٰ کی اکبریت ہی اس کی ہستی کا ثبوت ہے۔ اگر مقابلہ میں دوسری چیزیں نہ ہوتیں تو اس کی توحید کا کوئی ثبوت نہ ہوتا۔ گو اس صورت میں بھی خدا واحد ہی ہوتا۔

پس دوسری چیزوں کا وجود خدا کی توحید کا ثبوت ہے۔ اور ان فانی چیزوں میں اسی کا ظہور ہے۔ یہی سبق اذان میں سکھایا گیا ہے۔ جو عقلمند اسلام کے نقطہ نگاہ سے ان چیزوں پر غور کریگا۔ جو دوسروں کو خدا سے غافل کرنے والی ہیں۔ اس کو ان سب چیزوں میں خدا کا جلال نظر آئیگا چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے۔

ہاتھ ہے تیری طرف ہر گیسوئے خمدار کا

یعنی دنیا کا حسن اور اس کی فنا بتاتی ہے۔ کہ خدا ہے جو شخص بھی اسلام کی تعلیم کے مطابق چلیگا۔ وہ دنیا میں منہمک ہونے کے باوجود خدا کو نہیں بھولیگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اکثر فرمایا کرتے تھے۔ کہ دست بہ کار دل بہ یار۔ جو لوگ دنیاوی کاموں کو چھوڑ کر مصلوں پر ہی بیٹھے رہتے ہیں۔ وہ حقیقی عابد نہیں ہیں۔ کیونکہ وہ خدا کی اکبریت کو چھوڑتے ہیں۔ اور اکبریت کے بغیر خدا کی حقیقی عبادت نہیں ہو سکتی۔ پس عابد بننے کے لئے دنیا کی طرف ضرور نظر کرنی پڑیگی۔ اور جو اس کو چھوڑ دیگا۔ وہ خدا کو کبھی نہیں پا سکیگا۔ جو شخص دنیا کو چھوڑتا ہے۔ وہ تقوےٰ سے نہیں بلکہ جہالت سے ایسا کرتا ہے۔ خدا تعالےٰ ہماری جماعت کو حقیقی توحید کے سمجھنے کی توفیق عطا کرے۔ اور ہمیں ایسی بصیرت بخشے۔ کہ ہمیں ہر بات میں اس کا جلال نظر آئے۔

ایک افواہ کی تردید

لاہور سے اطلاع ملی ہے۔ کہ ایک لڑکا جو پہلے مدرسہ تعلیم الاسلام میں تعلیم پاتا تھا۔ اور بوجہ اس کے بعض جرموں کے اسے سزا دی گئی تھی۔ مدرسہ چھوڑ کر لاہور چلا گیا ہے۔ لاہور میں یہ مشہور کرتا پھرتا ہے۔ کہ تعلیم الاسلام ہائی اسکول کے بعض اساتذہ مدرسہ سے نکال دئے گئے ہیں۔ اور بعض کو حضرت صاحب نے جماعت سے بھی خارج کر دیا ہے۔ وغیر ذالک

لہذا احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ سب باتیں سراسر غلط اور افترا ہیں ایسی کوئی بات مدرسہ میں قطعاً نہیں ہوئی۔ سب اساتذہ بدستور اپنی اپنی جگہ پر کام کر رہے ہیں۔

مرزا بشیر احمد ناظر تعلیم و تربیت

سلسلہ کی ایک محترم خاتون!

ہاجرہ بیگم صاحبہ کا انتقال پُر ملال

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی نواسی مفتی فضل الرحمن صاحب حکیم کی بڑی لڑکی اور چوہدری فتح محمد صاحب ایم اے ناظر دعوۃ و تبلیغ کی اہلیہ محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ کا انتقال پُر ملال نہ صرف ان خاندانوں کے لئے بہت بڑا صدمہ ہے۔ جن سے مرحومہ کا جسمانی رشتہ تھا۔ بلکہ ایک قومی صدمہ بھی ہے۔ کیونکہ مرحومہ سلسلہ کی ان چند خواتین میں سے ایک تھیں۔ جو دینی علم و فضل کے ساتھ اس تربیت کا اعلیٰ نمونہ تھیں جس کی حقیقی طور پر احمدی خواتین کے متعلق توقع کی جاتی ہے۔ آپ کو یہ خاص فضیلت حاصل تھی۔ کہ آپ نے علم دین اس مقدس انسان سے پڑھا تھا۔ جو اپنے تقویٰ و طہارت اور علم و فضیلت کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پہلا جانشین اور حضور علیہ السلام کی جماعت کا اولین امام بنا۔ یعنی حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ۔

مرحومہ نے آپ سے نہ صرف قرآن کریم کا علم حاصل کیا۔ بلکہ تعلیم قرآنی کی اشاعت کا جو شغف انہیں تھا۔ وہ بھی ورثہ میں پایا۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ بڑی محبت اور پیار سے انہیں قرآن کریم پڑھاتے۔ اور فرماتے۔ یہ میری ایسی بچی ہے۔ کہ مجھے اطمینان ہے۔ قرآن کریم پڑھانے کا میرا کام عورتوں میں جاری رکھے گی۔ مرحومہ نے خود بھی کئی بار ذکر کیا۔ کہ حضرت خلیفہ اولؓ نے مجھے وصیت فرمائی تھی۔ قرآن کا درس جاری رکھنا۔

مرحومہ نے حضرت خلیفہ اول کی پاک توقع اور مقدس وصیت کو نہایت خوبی اور عمدگی سے اس طرح پورا کیا۔ کہ اپنی ساری زندگی میں تعلیم قرآن کریم میں مصروف رہیں اور کئی ایک خواتین کو نہایت محبت اور محنت سے قرآن کریم باترجمہ پڑھایا۔ جن میں بعض نے اپنے بڑھاپے کی عمر میں ان سے قرآن کریم پڑھا۔

مرحومہ کا معمول تھا۔ کہ ظہر سے عصر تک قرآن کریم پڑھنے اور پڑھانے میں مشغول رہتیں۔ لیکن اس مقررہ وقت کے علاوہ دوسرے اوقات میں بھی جب کوئی عورت قرآن کریم پڑھنے کیلئے آتی۔ تو پڑھانے سے دریغ نہ کرتیں۔ اور گھر کے کام کاج میں مصروف ہوتے ہوئے بھی پڑھاتی رہتیں۔ اس مقدس کام میں اس قدر مسرت اور لطف محسوس کرتیں۔ کہ جس عورت سے بھی ان کے تعلقات پیدا ہوتے۔ اسے تلقین کرتیں۔ کہ مجھ سے قرآن کریم پڑھنا شروع کر دو۔ اور نہ صرف بڑی عمر کی عورتوں کو بلکہ چھوٹے بچوں کو بھی جو ان کے ہاں آتے۔ پڑھانا شروع کر دیتیں۔

جناب چوہدری فتح محمد صاحب بیان فرماتے ہیں۔ جب چھوٹے بچوں کو پڑھاتیں۔ تو میں کہتا۔ خدا نے تمہیں علم دیا ہے۔ سمجھدار اور کچھ علم رکھنے والی عورتوں اور لڑکیوں کو قرآن کریم اور حدیث باترجمہ پڑھایا کرو۔ بالکل ابتدائی تعلیم کے لئے تو اور جگہیں بھی ہیں۔ اس پر کہتیں۔ جو بھی میرے پاس آ ہو۔ اسے اس کی قابلیت کے مطابق علم سکھانا اپنا فرض سمجھتی ہوں۔

یہ تعلیم قرآن کا کام باوجود اپنے بچوں کی پرورش تعلیم و تربیت اور گھر کے دوسرے کاموں کے اخیر وقت تک جاری رہا۔ گویا یہ ان کی روحانی غذا تھی۔ جیسے دوسری مصروفیتوں کے پیدا ہو جانے اور ان میں اضافہ ہوتے رہنے کے باوجود بھی انہوں نے جاری رکھا۔

مرحومہ نے شادی کے بعد ۱۶ سال زندگی پائی اس عرصہ میں جناب چوہدری فتح محمد صاحب قریباً سات سال باہر تبلیغ اسلام کا فرض ادا کرنے کے لئے رہے۔ اس عرصہ میں انہیں کئی قسم کی مشکلات اور تکالیف بھی پیش آئیں۔ نہایت تنگی اور عسرت کے ایام بھی گذرے۔ لیکن کبھی حرف شکایت زبان پر نہ لائیں۔ بلکہ جب کبھی جناب چوہدری صاحب کو کسی تبلیغی مہم پر باہر بھیجے جانے کا سوال پیدا ہوا۔ انہوں نے ہر طرح حوصلہ دلایا۔ اور خدمت دین کو سب سے اہم فرض بتا کر اس کے سرانجام دینے کی تحریک کی۔

جب جناب چوہدری صاحب پہلی دفعہ تبلیغ کے لئے انگلستان بھیجے گئے۔ تو اس وقت نہ ان کی کوئی تنخواہ مقرر ہوئی اور نہ مرحومہ کو جس کے ساتھ ایک بچی بھی تھی۔ گذارہ کے لئے کچھ ملتا تھا۔ لیکن جس طرح بھی ہو سکا۔ انہوں نے گذارہ کیا۔ اور نہایت صبر و شکر سے کیا۔ جناب چوہدری صاحب اس دفعہ تین سال ولایت رہے۔ ان کے ہندوستان آنے سے آٹھ ماہ قبل حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے عہد سعادت مہد میں مرحومہ کے اخراجات کے لئے پچیس ۲۵ روپے ماہوار مقرر فرمائے۔ اگرچہ یہ نہایت قلیل رقم تھی۔ جس سے ماں بیٹی کے اخراجات بمشکل پورے ہو سکتے تھے۔ لیکن مرحومہ نے اس میں سے بھی پس انداز کرنا ضروری سمجھا۔ اور چوہدری صاحب کے آنے پر پچاس ۵۰ روپے کی رقم جو آٹھ ماہ میں پچیس ۲۵ روپے ماہواری خرچ میں سے پس انداز ہوئی تھی۔ مرحومہ نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اس لئے پیش کر دی۔ کہ اب چوہدری صاحب آ گئے ہیں اس طرح گویا آٹھ ماہ کے وظیفہ میں سے دو ماہ کا وظیفہ مرحومہ نے اپنی طرف سے چندہ میں دے دیا۔

اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ مرحومہ کو سلسلہ کی مالی امداد کرنے کا بھی کس قدر شوق تھا۔ اپنی ساری زندگی میں چندہ کی ہر تحریک میں اپنی حیثیت سے بڑھ کر حصہ لیتی رہیں۔ اور کئی دفعہ اگر کچھ نقد پاس نہ ہوا۔ تو اپنا زیور چندہ میں دیدیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جب لجنہ اماء اللہ قائم کی۔ تو مرحومہ نے اس میں بھی بہت کام کیا اور زنانہ دستکاری کے ذریعہ احمدی خواتین کی طرف سے سلسلہ کی مالی امداد کی تحریک انہوں نے جاری کی۔ جو خدا کے فضل سے ترقی کر رہی ہے۔

اپنے اوقات کا بہت بڑا حصہ عورتوں اور بچوں کو دین کی تعلیم دینے۔ بچوں کی پرورش کرنے اور دوسرے سلسلہ کے کاموں میں صرف کرنے کے باوجود چوہدری صاحب کا بیان ہے۔ کہ ان کے آرام و آسائش کا بھی پورا پورا انتظام کرتی تھیں۔ ان کی صحت۔ ان کی خوراک۔ ان کے لباس کا خاص خیال رکھتی تھیں۔ اور بسا اوقات انہیں دینی کام کے سرانجام دینے میں بھی امداد دیتی تھیں۔ مال نہایت احتیاط سے صرف کرتیں۔ مشکلات اور تکالیف کے وقت ایسی طرز سے حوصلہ افزائی کرتیں۔ کہ تکلیف بالکل معمولی معلوم ہونے لگتی۔

مرحومہ جب دوسروں کو قرآن کریم کے علوم سے مستفیض کرنے میں اس قدر منہمک رہتیں۔ تو اپنے بچوں کو کس طرح محروم رہنے دے سکتی تھیں۔ یہ ان کی سرگرمی اور شوق کا ہی نتیجہ تھا۔ کہ ان کی بڑی لڑکی آمنہ (جو اب مدرسہ خواتین میں داخل ہے۔ اور ماشاء اللہ نہایت ذہین اور سمجھدار ہے) نے ۱۰ سال کی عمر میں قرآن کریم باترجمہ ختم کر لیا تھا۔ اور دوسری لڑکی بھی جس کی اس وقت عمر آٹھ سال ہے اپنی مرحومہ والدہ سے قرآن کریم معہ ترجمہ پڑھ چکی ہے۔ باقی بچے ابھی بہت چھوٹے ہیں۔

جناب چوہدری صاحب جو مرحومہ کی وفات کی وجہ سے بالکل نڈھال ہو گئے۔ زیادہ صدمہ ہونے کی ایک وجہ یہ بھی بیان فرماتے ہیں۔ کہ مرحومہ کو اولاد کی تربیت کا خاص ملکہ تھا۔ ان کو اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت جس رنگ اور جس طریق سے منظور تھی۔ وہ میں کس طرح کر سکوں گا۔ بے شک

چوہدری صاحب کیلئے یہ ایک مشکل اور کٹھن کام ہے۔ لیکن ہر ایک بات خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ مرحومہ جس نے اپنی باشعور عمر میں اس کے کلام پاک کی تبلیغ و اشاعت کے لئے ہر ممکن کوشش کی۔ اور جس نے خدا کی مخلوق کی روحانی تعلیم و تربیت کرنے میں اپنی زندگی کا بڑا حصہ صرف کیا۔ اس کی اولاد کی تعلیم و تربیت کے وہ خود سامان پیدا کریگا۔ اور اپنے فضل سے اسے پروان چڑھائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

جناب چوہدری صاحب نے زیادہ صدمہ اور رنج محسوس ہونے کی دوسری وجہ یہ بیان کی۔ کہ مرحومہ نے جس قسم کی وفاداری۔ محبت ان سے کی۔ جس قدر ان کے لئے محنت اور مشقت برداشت کی۔ جس طرح ان کے ساتھ مشکلات و تکلیف میں زندگی بسر کی۔ اسکا وہ بدلہ نہ دے سکے۔ فرماتے۔ اگرچہ میں نے اپنی طرف سے کوشش کی لیکن جیسا کہ دل چاہتا تھا۔ ویسا آرام نہ پہنچا سکا۔ کیونکہ مرحومہ کا سلوک جانفشانی تک پہنچا ہوا تھا۔

چوہدری صاحب کی یہ حسرت بہت مبارک حسرت ہے۔ لیکن مرحومہ نے جو کچھ کیا۔ کسی بدلہ اور معاوضہ کو مدنظر رکھ کر نہ کیا۔ بلکہ اپنے مولے کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کیا۔ اور یقیناً وہ اپنے مولا سے اس کا اجر پائیں گی ❊

مرحومہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سارے خاندان سے اور خصوصاً حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا سے بہت محبت تھی۔ کئی دفعہ حضرت ان کو دیکھنے کے لئے جاتیں۔ اور ذکر بہت مسرت محسوس کرتیں۔ حضرت ام المومنین بھی مرحومہ پر بہت شفقت فرماتے۔ اور بڑی محبت سے پیش آتے۔

جناب چوہدری صاحب کی تجویز ہے۔ کہ مرحومہ کی یادگار میں قرآن کریم کی تعلیم دینے کا سکول اپنے ہاں جاری کریں۔ اور اپنی بڑی لڑکی آمنہ کو پہلے اس مبارک کام پر لگائیں خدا تعالیٰ ان کی اس مبارک تجویز کو کامیاب کرے ❊

اگرچہ مرحومہ کی صحت قریباً ایک سال سے خراب چلی آرہی تھی۔ لیکن وفات سے دس بارہ دن قبل بہت افاقہ ہوگیا۔ اور وضع حمل بھی آسانی سے ہوگیا۔ لیکن اس کے بعد خون زیادہ آجانے کی وجہ سے کمزوری بے حد ہوگئی۔ اور اس طرح حرکت قلب بند ہوجانے کے باعث وفات آناً فاناً ہوگئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ ۲۵ سال کی عمر میں اس دنیا ناپائدار کو چھوڑ کر اپنے مولے سے جاملیں۔ ان کی یادگار دو لڑکے اور چار لڑکیاں ہیں خدا تعالیٰ انہیں اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ اور لمبی عمریں عطا کرے۔ آمین۔

اس دنیائے فانی میں جو بھی آیا۔ ایک نہ ایک دن اسے یہاں سے کوچ کرنا ہے۔ لیکن مبارک ہیں۔ وہ وجود جو اپنی زندگی اس عمدگی اور خوبی سے گذاریں۔ جس طرح مرحومہ نے گذاری۔ اور اپنے بعد اپنا پاک کام اور نیک نام اس طرح چھوڑ جائیں۔ جس طرح مرحومہ نے چھوڑا۔

مرحومہ یوں تو زندگی میں ہی خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ مقبرہ بہشتی کے بالکل قرب میں جا بسی تھیں۔ یعنی کئی سال سے مقبرہ بہشتی کے قریب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے باغ میں جو مکان ہے۔ اس میں سکونت پذیر تھیں۔ اور وفات کے بعد مقبرہ بہشتی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اپنے نانا جان حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے قرب میں آرام فرما ہوئیں۔ حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے باوجود علالت اور طبیعت کے بہت ناساز ہونے کے بذریعہ موٹر جا کر جنازہ خود پڑھایا۔ دفن ہونے تک قبر کے پاس تشریف فرما رہے۔ اور آخری دعا کر کے واپس آئے۔ جنازہ بہت بڑے مجمع نے پڑھا۔ بیرونی جماعتیں بھی سلسلہ کی اس محترم خاتون کا جو علم و فضل کے لحاظ سے بھی خاص پایہ رکھتی تھیں۔ جنازہ غائب پڑھیں۔ اور دعا مغفرت کریں ❊

جلسہ میں شامل ہونیوالی خواتین سے ضروری التماس

پیاری بہنوں! خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ہمارا جلسہ سالانہ قریب آن پہونچا۔ جس میں شامل ہونے کے لئے ہر بہن کے دل میں شوق کی لہریں موج زن ہونگی۔ جیسا کہ آپ جانتی ہیں۔ کہ یہ جلسہ کوئی میلہ یا عرس یا دنیاوی جلوس نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کی بنیاد خدا کے پاک مسیح علیہ السلام نے اپنے ہاتھوں نہایت نیک مقاصد پر رکھی ہوئی ہے۔ پہلے بھی آپ کو معلوم ہے۔ اور اب بھی الفضل میں شائع شدہ پروگرام سے جان لیا ہوگا۔ کہ کیسے کیسے اہم مضامین پر اکابرین سلسلہ تقریریں فرمائیں گے۔ لیکن کس قدر افسوسناک امر ہے۔ کہ ہم لاپرواہی سے ان قیمتی نصائح کے سننے سے محروم رہ جاتی ہیں۔ بجائے تقریر پر کان دھرنے کے ہم فضول باتوں میں یہ قیمتی وقت گنوا دیتی ہیں۔ سو میری آپ بہنوں سے التماس ہے۔ کہ خاموشی کے ساتھ چپ چاپ بیٹھ کر تقریر یا وعظ سننے میں مصروف ہو جانا چاہیئے۔ اور شور و غل قطعاً پیدا نہ ہونے دینا چاہیئے۔ جہاں تک ممکن ہو۔ صاف ستھرا سادہ لباس پہن کر جلسہ گاہ میں تشریف لائیں۔ زرق برق لباس اچھے اچھے زیور دوسری خواتین کی توجہ کو اپنی طرف پھیر لیتے ہیں۔ اور اکثر عورتیں تماش بینوں کی طرح اُن کی طرف دیکھنے لگ جاتی ہیں۔ یہ میں یونہی نہیں لکھ رہی۔ بلکہ گذشتہ موقعوں کے مشاہدہ کے بعد عرض کر رہی ہوں میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ کہ اکثر بہنیں ایک دوسری کے لباس کی طرف دھیان لگائے بیٹھی رہتی ہیں۔ اور بعض زیوروں کو گن رہی ہوتی ہیں۔ فلاں کے اتنا زیور ہے اور فلاں کے اتنا۔ وغیرہ وغیرہ

فرض شناسی اور ذمہ داری کا احساس ہر بہن کو ہونا چاہیئے۔ اگر کوئی بہن باتیں کر رہی ہو۔ تو نرمی کے ساتھ اس کو خاموش کرا دیں۔ یہ نہ ہو۔ کہ خود بھی بلند آواز سے چپ چپ کی رٹ لگا کر شور و غوغا میں اور بھی اضافہ کر دیں ❊

قرآن پاک میں ہمیں تعلیم دی گئی ہے۔ کہ ایسے وقت میں خاموش رہنا چاہیئے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَہٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْن ہمیں جو کچھ سنایا جاتا ہے۔ وہ بھی نیک باتیں اور نہایت ہی فائدہ مند نصائح ہوتی ہیں۔ اس لئے اُنہیں سننے کے لئے بھی ہمہ تن گوش بن جانا چاہیئے۔

جہاں آپ اپنا وقت اور روپیہ خرچ کر کے آئینگی وہاں اتنا کرم اور کریں۔ کہ تہذیب کے ساتھ چپ چاپ بیٹھ کر فضول گفتگو ترک کر کے وعظ سنیں۔ اپنی اپنی جگہ ہر بہن خاموش رہنے کا عہد کر کے جلسہ گاہ میں آئے تو ایک حد تک خاموشی ہوسکتی ہے۔ لہٰذا عرض ہے۔ کہ ضرور ہی باہر سے آنے والی خواتین اور قادیان کی رہنے والی بہنیں اپنے اپنے دل میں یہ پختہ ارادہ کرلیں۔ کہ خواہ کچھ ہو ضرور خاموش رہینگی۔ جہاں تک ممکن ہو۔ بچوں کو ساتھ نہ لائیں یا پھر انہیں اچھی طرح سمجھا کر ساتھ لائیں۔ کہ خبردار شور مت کرنا ❊

کسی بہن کو جلسہ گاہ سے باہر جانے کی ضرورت پیش آئے۔ تو دوسری بہنیں اس کے گذر جانے کے لئے راستہ خالی کر دیں۔ جب تقریر ختم ہوچکتی ہے۔ اس وقت فوراً ہی بہنیں اُٹھ کھڑی ہوتی ہیں۔ اور پھر اس قدر شور ہوتا ہے۔ کہ الاماں۔ اگر آہستگی کے ساتھ جس کو باہر جانا ہو۔ وہ باہر چلی جائے۔ اور جس نے وہیں نماز پڑھنی ہو۔ وہ آرام سے وہیں نماز پڑھ لے۔ تو یہ حالت دیکھنے میں نہ آئے ❊

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی ہوں۔ کہ وہ ہمیں چپ چاپ بیٹھ کر وعظ و نصائح سننے کی توفیق عطا فرمائے۔ تا اس جلسہ کے انعقاد کی جو غرض خدائے پاک کے مسیح علیہ السلام کو ملحوظ تھی۔ وہ پوری ہو۔ آمین۔

خاکسار م - ک از قادیان۔

مرثیہ مولوی عبداللہ صاحب رضؓ مرحوم سنوری

(از مولوی محمد احمد صاحب بی۔ اے وکیل)

یک نفس اندر ہوائے کوئے جاناں زیستن
خوشتر از دائم کنارِ آبِ حیواں زیستن

زندگانی اے برادر خندۂ گل بیش نے
شبنم آسا قسمتم افتاد گریاں زیستن

دیدۂ معنی کشا احوالِ عالم در نگر
نعمتے دیگر نیابی چوں مسلماں زیستن

بوالعجب کاریست کارِ عاشقانِ جاں نثار
زیستن مردن بود ہم مردنِ شاں زیستن

ہیچ میدانی مثالِ عارف و دنیائے دوں
ماہِ کنعاں بودن و در تیرہ زنداں زیستن

کارہا رالیک با انجاہا وابستہ اند
ہر نفس باید بپاسِ کارِ ایماں زیستن

بیعتِ دل گر برضوانِ مسیحا بستہ
ہمچو عبداللہ باید تا بپایاں زیستن

آنکہ دل داد و رضائے جانِ جاناں یافتہ
سوختہ سامان ذکا زِ خود بساماں یافتہ

پیکرِ ایمان و عرفاں مہبطِ نورِ یقیں
جانِ اخلاص و مروت نازشِ اربابِ دیں

خیر خواہِ دوستاں سرمایۂ مہر و وفا
زندہ دارِ عہد و پیماں پاکباز و پاک بیں

ہم زِ اوّل مہدئ موعود را دریافتہ
منتظم آمد بسلکِ سابقین اوّلیں

آں نگاہِ بے خبر از ماسوا اندا ختنش
حسن را نازم کہ دارد شیوہ ہائے ایں چنیں

لحظہ لحظہ دست اندر کار و دل با یار بود
بے حضوری ہا نہ آمد قرارش بعد ازیں

فرصتِ ہر آں غنیمت داشتہ بُردے بسر
اندر آں حضرت کہ آمد رشکِ خلدِ بریں

نصرتِ اسلام را جانش بلبیک آمدہ
در چناں وقتیکہ بودہ تختِ تحط المسلمین

در میادینِ وفا ہر لحظہ گامش تیز تر
لذتِ جاں گشت بادے خدمتِ دینِ متیں

داغِ مہرِ حق بر جگر ہمیں احمد ببر
کرد از دنیا سفر سوئے ولایت ہائے دیں

با دل و جاں آمدہ از عہد و پیماں بردں
ور بنگر صدق و صفائش استقامتہا ببیں

تا اجل آمد محبت ہیچ نقصانے ندید
عاشقے در قربتِ محبوب شد تربت گزیں

ما غریباں در جدائی ہائے یارانِ قدیم
گریہ ہائے گرم میداریم اندر آستیں

اوّلیں کو دینِ برحق را حمایت بودہ اند
آخریں را مشعلِ راہِ ہدایت بودہ اند

تا بگیتی گردشِ چرخِ کہن خواہد شدن
دل بیادِ رفتگاں بیت الحزن خواہد شدن

در خطۂ گلزارِ مرحوم است براوراقِ گل
ہر کہ آمد لاجرم از ایں چمن خواہد شدن

نو بہارِ تازۂ ایں باغ را بخشیدہ اند
خارِ خارِ بوستاں گل پیرہن خواہد شدن

تخمِ ایمان و وفا کو باغباناں کاشتند
در زماں بینی چمن اندر چمن خواہد شدن

بیخ بنیادِ نہالِ دشمنی بر آوریم
آدم ایمن از فریبِ اہرمن خواہد شدن

مامنِ اسلام آید قبلۂ مقصودِ جہاں
ایں ہمہ ریو و ریا دامن خواہد شدن

زار نالی ہائے صفحہ ہا گر نباشد گو مباش
عندلیباں را بگل روئے سخن خواہد شدن

یارب آں یارِ سفر کردہ زِ ما دلشاد باد
تا ابد اندر ہوائے رحمتت آباد باد

اسلامی عقائد کی صداقت

نمبر ۳

پردہ اور سود

پردہ جو تمدن اخلاق اور روحانیت کا بہترین محافظ ہے۔ ہر عقلمند کی نظر میں مفید ہے۔ مگر آریہ سماج روز اول سے بے پردگی کی حمایت میں کمر بستہ ہے۔ بے پردگی کے نقصانات ظاہر و باہر ہیں۔ پردہ کی ضرورت کو ہر غیور انسان محسوس کرتا ہے۔ مگر محض اس لئے کہ یہ اسلام کا ایک مخصوص حکم ہے۔ اس سے اسلام کی برتری ثابت ہو جائیگی۔ آریہ سماج پردہ کے خلاف آواز اٹھاتی ہے۔ مہاشہ پریم چند اس کو "وحشیانہ رسم" قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"پردہ کی وجہ سے عورتیں تازہ ہوا اور روشنی سے محروم ہو کر قیدیوں اور مجرموں کی طرح زندگی بسر کرنے پر مجبور ہیں" (تیج ۳ اکتوبر)

ناجائز پردہ کی وجہ سے اگر بالفرض کسی جگہ یہ صورت حالات پیش آ رہی ہے۔ اور عورتوں کو بلا وجہ مظلومانہ زندگی بسر کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے تو کیا اسلام اس کا ذمہ دار ہے؟ کیا اسلام نے اس پردہ کی تلقین کی ہے؟ کیا سنت سے ایسا پردہ ثابت ہے؟ نہیں اور ہرگز نہیں۔ یہ تو ویسی ہی جہالت ہے جیسے ہندو لوگ بیوہ عورت کو خاوند کے ساتھ نذر آتش ہونے پر مجبور کیا کرتے تھے۔ اسلامی پردہ تازہ ہوا اور روشنی میں قطعاً روک نہیں۔ اسلام نے پردہ صرف غیر محرم مردوں سے رکھا ہے۔ اور کون عقلمند یہ تسلیم کریگا۔ کہ تازہ ہوا اور روشنی کا حصول صرف دوسرے مردوں کو دیکھنے یا برملا ان کے سامنے ہونے ہی پر منحصر ہے۔ پس یہ اعتراض اس حالت پر ہے جو اسلام کے نزدیک پہلے ہی قابل اعتراض ہے۔

مسلمانوں کے طرز عمل کے متعلق مہاشہ صاحب کے دو متضاد بیان ہیں۔ ایک طرف آپ لکھتے ہیں:-

"بڑے بڑے تعلیم یافتہ گھرانوں میں پردہ تقریباً اٹھ چکا ہے"

مگر دوسری طرف کہتے ہیں:-

"جتنا بڑا بھی کوئی دولتمند اور باعلم گھرانہ ہوگا۔ اسی قدر اس کی عورتیں بدنصیب ہوں گی"

جب باعلم گھرانوں سے بقول جناب پردہ اٹھ چکا تو پھر انکی عورتوں کا "بدنصیب" ہونا چہ معنی دارد؟ کیا آپ کے نزدیک بھی بے پردگی بدنصیبی کا موجب ہے۔

اسلامی پردہ یہ ایک مسلمہ صداقت ہے۔ کہ نوجوان مرد و عورت کا بے حجابانہ ملنا یقینی طور پر بد اخلاقی کا موجب ہے۔ چنانچہ بانئ آریہ سماج بھی لکھتے ہیں:-

"لڑکی اور لڑکے کا شادی سے پہلے اکیلی جگہ میں میل نہ ہو۔ کیونکہ عورت مرد کا اکیلی جگہ میں ٹھیرنا موجب خرابی ہے" (ستیارتھ پرکاش باب ۴ دفعہ ۲۶)

اسی خرابی کا بکلی استیصال کرنے کیلئے اسلام نے مرد و عورت کو ایک دوسرے کے دیکھنے سے منع فرمایا۔ اور کہا غیر مرد و عورت کے سامنے تمہاری آنکھیں نیچی ہو جائیں گویا مرد عورتوں سے اور عورتیں مردوں سے پردہ کریں۔ یہ حکم مومن مرد و عورت کے لئے تو دستور العمل ہو سکتا ہے۔ اور دنیا میں اگر صرف مومن ہی ہوں تو گندے جذبات بیخ و بن سے اکھڑ سکتے ہیں۔ مگر واقعہ یہ ہے۔ کہ دنیا میں بکثرت ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو قرآن پاک جیسی خدا نما اور اخلاقی تعلیم دینے والی کتاب سے منحرف و برگشتہ ہیں۔ اس لئے غض بصر کے علاوہ کسی غیر معمولی علاج کی بھی ضرورت ہے۔ اور یہ ظاہر ہے۔ کہ عورت طبعاً جلد متاثر ہو جاتی ہے۔ پنڈت دیانند جی نے بھی لکھا ہے

"عورتوں کا مزاج تیز اور جلد اثر پذیر ہوتا ہے"۔ (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۸۲)

اور یوں بھی قدرت نے عورت کو جاذبانہ ہیئت عطا کی ہے۔ اس لئے اسلام نے عورت کو حکم دیا۔ کہ وہ غیر مردوں سے پردہ کرے۔ اور اپنی زینت کو صرف اپنے محرم پر ظاہر کرے۔ تا اختصاص سے محبت میں ازدیاد واقعہ ہو۔ اور دنیا بدی و بدکاری کی آماجگاہ نہ بنے۔ میں دعوے سے کہتا ہوں۔ کہ کوئی بھی صحیح الفطرت انسان اسلام کے اس پُر حکمت اور نفع رساں حکم کی مخالفت نہیں کر سکتا۔ خود پنڈت دیانند صاحب نے لکھا ہے۔

"لڑکے و لڑکیوں کے مدرسے ایک دوسرے سے کم از کم دو کوس کے فاصلہ پر ہوں۔ جو استاد استانیاں اور نوکر چاکر ہوں۔ ان میں سے لڑکیوں کے مدرسہ میں عورتیں اور لڑکوں کے مدرسہ میں مرد ہونے چاہئیں۔ زنانہ مدرسہ میں پانچ برس کا لڑکا اور مردانہ میں پانچ برس کی لڑکی بھی نہ جانے پائے"۔ (ستیارتھ پرکاش باب ۳ دفعہ ۴)

اگرچہ آپ ایک حد تک بے پردگی کے موجد تھے۔ اور ہمیشہ پردہ پر اعتراض کیا کرتے تھے۔ مگر سطور بالا سے عیاں ہے۔ کہ کس طرح سے فطرت مجبور کر رہی ہے۔ کہ پردہ ضروری ہے۔ مہاشہ پریم چند صاحب جو پردہ کو "عدم اعتماد" کی دلیل گردانتے ہیں۔ انہی سوامی کے ارشاد کو بغور پڑھیں۔ اور سمجھیں کہ پردہ عورت پر عدم اعتماد کی بنا پر جاری نہیں کیا گیا۔ بلکہ اس کی غرض و غایت اغیار کی نظروں سے صنف لطیف کے حسن کو محفوظ رکھنا ہے۔ جیسا کہ نیچرل قانون تمام ہر لطیف چیز پردہ خفا میں مستور نظر آتی ہے۔ اعتماد و عدم اعتماد سے اس کو کچھ علاقہ نہیں۔

برقعہ اور اسلامی پردہ

ہندوستان میں عورتوں کا جس رنگ میں پردہ پر عمل ہے۔ یعنی برقعہ۔ بلاشبہ یہ اسلامی پردہ نہیں۔ اگر برقعہ اسلامی پردہ ہوتا۔ تو اس کا رواج سب سے پہلے عرب اور صحابیات میں ہوتا۔ جب یہ صورت نہیں تو اسبات کے ماننے میں کیا عذر ہو سکتا ہے۔ کہ برقعہ ہندی مسلمانوں کا مصنوعی پردہ ہے۔ نہ کہ اسلامی پردہ۔ پس اس لحاظ سے اگر تمام ہندوستانی خواتین بھی برقعہ کا استعمال ترک کر دیں۔ اور اوڑھنی اختیار کریں۔ تو بھی مذہبی نقطہ نگاہ سے کوئی قابل اعتراض بات نہیں۔ اور نہ اس سے اسلام پر کوئی حرف آ سکتا ہے۔ اسلام نے جس پردہ کا حکم دیا ہے۔ وہ اوپر درج ہو چکا ہے۔ اسکے ہوتے ہوئے ایک مسلم خاتون ہر علمی میدان میں مرد کے دوش بدوش کام کر سکتی ہے۔ تاریخ مسلم خواتین کے جنگی کارناموں سے مزین ہے۔ مجروحین کی مرہم پٹی سپاہیوں کے خورد و نوش کا سب انتظام ان کے سپرد ہوتا تھا مگر میں یہ کہنے سے رک نہیں سکتا۔ کہ ہندوستانی فضا میں برقعہ نہائت مفید چیز ہے۔ بشرطیکہ اس میں بعض ضروری اصلاحات کر دی جائیں۔

پردہ اور بانی آریہ سماج

پنڈت دیانند جی تحریر فرماتے ہیں "یہ بڑا مشکل کام ہے۔ کہ کوئی شہوت کی تیزی کو تھام کے حواس کو قابو میں رکھے"۔ (ستیارتھ صفحہ ۵۰)

اسی بنا پر برہمچاری کو ویریہ کی حفاظت کا طریق بتلاتے ہوئے اپنے "کسی عورت کو دیکھنے سے" باز رہنے کی ہدائت فرمائی ہے (ستیارتھ صفحہ ۵۶) بلکہ جن "بد افعال" کا ترک برہمچاری کیلئے لازمی قرار دیا ہے۔ ان میں "عورتوں کا دیکھنا اور انکا قرب" بھی بیان فرمایا ہے۔ (ستیارتھ طبع نجم صفحہ ۵۶) ان حوالجات سے ظاہر ہے۔ کہ پاکیزگی۔ طہارت اور صیانت نفس کیلئے ضروری ہے۔ کہ مرد عورت کو نہ دیکھے۔ مگر اس سوال کا جواب کہ انہی امور کے حاصل کرنے کے لئے عورت بھی مامور ہے۔ اور دنیا میں ناپاک خیالات اور بد ارادوں والے موجود ہیں۔ صرف اسلامی پردہ ہے اور بس۔ دیکھئے خود پنڈت صاحب موصوف کو مسلّم ہے۔

"اندریوں کو بڑے قاعدہ سے قابو کرنا چاہیئے۔ اندریوں کی کشش باہمی تعلق سے ہوتی رہتی ہے۔ چنانچہ منوجی نے فرمایا ہے اندریاں اسقدر زبردست ہیں۔ کہ ماں۔ ساس اور لڑکی وغیرہ کے ساتھ بھی ہوشیاری سے رہنا چاہیئے۔ دوسروں کا تو کہنا ہی کیا ہے (ایدیش منجری صفحہ ۲۲ طبع دوم)

پس ان حالات بعض آریہ سماجیوں کا پردہ کے خلاف لکھنا کسی خاص سبب کے ماتحت ہی ہو سکتا ہے۔ خواہ وہ مغرب کی اندھی تقلید ہو۔ خواہ سوسائٹی وغیرہ کی تعلیم کا اثر۔ بہر حال پردہ ایک ضروری۔ مفید۔ محافظ اخلاق و ذریعہ پاکیزگی ہے۔

سود کے متعلق

محتاج کی امداد کرنا انسان کا اخلاقی فرض ہے۔ ایک فرد در مند پر جو روزینہ کیلئے دوسرے کا دست نگر ہو رہا ہے اس سے بڑھکر اور کیا ظلم ہو سکتا ہے۔ کہ اس کو قرض دیکر سوایا۔ دگنا۔ تگنا بلکہ نامعلوم مقدار میں وصول کیا جائے۔ مگر بایں ہمہ اسلام کے سوا دیگر مذاہب نے کھلم کھلا اسکی اجازت دی ہے۔ ہندو دھرم کے مقنن منوجی کے قول کو تسلیم کرتے ہوئے پنڈت دیانند جی لکھتے ہیں:۔

"زر حفاظت کی ترقی عمل میں لاوے۔ یعنی بذریعہ سود وغیرہ کے بڑھاوے" (ستیارتھ صفحہ ۱۲۵ بحوالہ منو ۷۔۱۰۱) بائیبل نے اس ظلم کے دائرہ کو قدرے تنگ کیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ "تو اپنے بھائی کو سود پر قرض دیجیو نہ نقدی کے سود پر۔ نہ غلہ جات کے سود نہ کسی چیز کے جسکی عاریت سود پر کیجاتی۔ تو اجنبی کو سودی قرضہ دیسکتا ہے" (استثنا ۲۳ : ۱۹-۲۰)

اسلام نے چونکہ کل انسانوں کو "بھائی" قرار دیا ہے۔ اسلئے اُسنے سود کے متعلق بکلی اجتناب کا حکم دیا۔ چنانچہ مہاشہ پریم چند صاحب لکھتے ہیں:۔

"اسلام نے سودی لین دین کو سخت حرام بتایا ہے۔ اس کے متعلق قرآن میں نہائت سخت احکام موجود ہیں"۔

مجھے افسوس ہے۔ کہ مہاشہ صاحب نے سود کے متعلق کوئی بحث نہیں کی صرف اس پر زور دیا ہے۔ کہ موجودہ حالات میں سودی لین دین سے بچنا ناممکنات میں سے ہو گیا ہے۔ مسلمان اس سے بچ نہیں سکتے۔ مہاشہ صاحب کا فرض تھا۔ کہ وہ پہلے سود کے نفع و نقصان پر بحث کرتے۔ اور اسلامی حکم پر کوئی تنقید کرتے۔ مگر اس بداہت کا کون انکار کر سکتا ہے۔ کہ سود جسکو اسلام نے حرام قرار دیا ہے۔ وہ دنیا کیلئے سخت مہلک زہر ثابت ہوا ہے۔ وہ ہزاروں خاندانوں کو بے خانماں کرنے اور ملکوں کے امن و امان کو تباہ کرنیکا موجب بنا ہے۔ اس نے انسانیت کے طغرائے امتیاز اخلاق کو یکسر تباہ کر دیا۔ باہمی ہمدردی و اخوت کو بالکل مٹا دیا۔ بلکہ انسانوں کو درندوں کے جامہ میں ظاہر کیا۔ باقی اگر موجودہ حالات میں مسلمان سود سے ملوث ہونے پر واقعی مجبور ہوں۔ تو شریعت ان کو قابل مواخذہ قرار نہیں دیگی۔ لیکن سود کے جواز پر مہاشہ صاحب کی یہ تھیوری بالکل غلط ہے۔ "اگر آج سودی لین دین بند ہو جائے تو دنیا کے سب کاروبار تباہ ہو جاویں"۔

اس پر کوئی عقلی دلیل قائم نہیں کیگئی۔ کہ کیوں سب کاروبار تباہ ہو جائیں۔ جب سبھی لوگ بلا سود لین دین کریں گے اور داد و ستد اسلامی اصولوں کے مطابق ہو گی۔ تو کاروبار کو فروغ حاصل ہو گا نہ کہ وہ تباہ ہو جائینگے۔ کسی چیز کا دنیا میں عام ہونا۔ اس کے لازمی ہونیکی دلیل نہیں ہوا کرتی۔ گناہ دنیا میں عام ہے۔ کیا یہ کہنا درست ہے۔ کہ اگر آج گناہ بند ہو جائے۔ یا مثلاً شراب خوری بند ہو جائے تو سب کاروبار تباہ ہو جائیں؟

اسلام نے دنیا میں جن اصولوں کی بنیاد قائم کی۔ وہ دنیا کی بہتری و بہبودی کیلئے ازبس ضروری ہیں۔ اور اہل دنیا جلد یا بدیر انہی قواعد پر اپنی اخلاقی۔ تمدنی اور روحانی عمارت کو تعمیر کرنے پر مجبور ہو گی۔ مندرجہ بالا مسائل کے متعلق بھی بالآخر اسلام کا ہی نقطہ نگاہ تسلیم کرنا پڑیگا اور احرار عالم کا میلان اسی طرف ہو رہا ہے۔ والسلام۔

خاکسار اللہ دتا جالندھری۔ قادیان

اشتہار

جلسہ سالانہ پر تشریف لانیوالے اصحاب کیلئے مندرجہ ذیل اطلاعات کا مطالعہ ضروری ہے

مسلمان ذلت و ادبار سے رہائی پاکر فارغ البال اور معزز ہو سکتے ہیں!

اگر وہ حضرت خلیفۃ المسیح کی اس تقریر بے نظیر کا مطالعہ کرکے اسپر عمل کریں۔ جو حضور نے شملہ میں فرمائی۔ کیونکہ اس میں وہ تمام باتیں کھول کھول کر بیان کردی ہیں۔ جن پر عمل پیرا ہو نا یقیناً انہیں خوشحال طاقتور معزز اور بزرگ بنادیگا۔ یہ تقریر "لیکچر شملہ" کے نام سے عنقریب شائع ہونے والی ہے۔

دنیا سے دہریت کے خوفناک جراثیم فنا ہو سکتے ہیں!

بشرطیکہ لوگ ان کی ہلاکت کا ارادہ کرلیں۔ اور اس کے لئے اگر انہیں بہترین حربے کی ضرورت ہو۔ تو وہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کی اس تصنیف کا مطالعہ کریں۔ جو "ہمارا خدا" کے نام سے بہت جلد چھپ کر شائع ہوگی۔ کیونکہ اس میں ان تمام اوہام و وساوس کا قرار واقعی ازالہ فرمادیا ہے۔ کہ جن کی وجہ سے لوگ خدائے یگانہ سے دور ہوتے جاتے ہیں۔ ہمیں امید ہے۔ کہ پرستاران توحید اس ہتھیار کو استعمال کرکے دنیا سے کفر و دہریت کا کامیابی سے ساتھ مقابلہ کریں گے۔ خدا نے چاہا تو یہ ضروری حربہ جلسہ سالانہ تک تیار ہوکر فدایان توحید کے لئے تقویت کا موجب ہوگا۔

مرکز تثلیث میں خدائے واحد کا نام بلند ہونے کے حالات

پڑھنے ہوں تو اپنی قسم کی پہلی تصنیف "تاریخ مسجد فضل لنڈن" کا انتظار کیجئے۔ جو اس وقت زیر طبع ہے۔ اور جلد ہی شائع ہونے والی ہے۔ اس میں نہ صرف مسجد لنڈن کی بنا اور اس کے متعلق تمام حالات درج ہیں بلکہ حضرت فضل عمر ایدہ اللہ تعالیٰ کا معہ بارہ حواریوں کے لنڈن جانا۔ کانفرنس مذاہب میں مضمون سنانا مضمون کا سب مضمونوں سے بالا رہنا۔ پھر غیروں کا اس کی تعریف و توصیف کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی اکناف عالم میں شہرت دینے کا بھی بالتفصیل ذکر ہے۔ یہی نہیں بلکہ اس میں ان تمام تبلیغی کامیابیوں کا بھی سلسلہ وار ذکر کیا گیا ہے۔ جو آج تک جماعت احمدیہ کو لنڈن مشن کے ذریعہ حاصل ہوئیں۔ اور آخر میں تقریب مسجد لنڈن کے افتتاح کا بھی پورا پورا حال درج کیا گیا ہے۔ جو خدا پرستوں کے ایمان کو یقیناً بڑھانے اور ان کے اندر مسرت و شادمانی کی لہر دوڑا دینے والا ہے۔ نہ صرف یہی بلکہ ہر ایک موقع کے فوٹو بھی دئے گئے ہیں۔ جن کی تعداد بتیس کے قریب ہے۔

الغرض یہ کتاب نہ صرف مضمون کے لحاظ سے بیش قیمت ہے۔ بلکہ طباعت کتابت کاغذ اور جلد بندی کے لحاظ سے بھی نہایت ہی دلفریب و دیدہ زیب ہے۔ انشاء اللہ یہ جلسہ سالانہ تک یہ بھی چھپ کر شائع ہو جائیگی۔

پیارے مہدی کے پیارے حالات اس کے پیاروں کی زبانی

اگر سننے کی خواہش ہو۔ تو پھر ضروری ہے۔ کہ صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کی تالیف "سیرۃ المہدی حصہ دوم" کا مطالعہ کیا جائے۔ جس میں کہ صاحب موصوف نے اکثر انہی لوگوں کی روائتیں جمع کی ہیں۔ جو موقع پر موجود اور عینی شاہد تھے۔ اس سے نہ صرف معلومات میں اضافہ ہوگا۔ بلکہ یہ مومنوں کے لئے حلاوت ایمان کا بھی کافی سامان اپنے اندر رکھتی ہے۔ اس کی چھپائی شروع ہے۔ جلسہ تک تیار ہوکر آجائے گی۔

جو لوگ مخالفوں کی بکواس پر یقین کرکے احمدیوں کو دشمن اسلام

کہتے ہیں۔ وہ "جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات" کا ضرور ہی مطالعہ کریں۔ جس میں بالتفصیل ان کارناموں کا ذکر کیا گیا ہے۔ جو آج تک اس مٹھی بھر جماعت کی طرف سے اسلام کی عظمت و شوکت کو دنیا میں از سر نو بحال کرنے کے لئے ظہور میں آئے۔ اس میں سب سے بڑا یہ کمال ہے۔ کہ خود سلسلہ کے اشد ترین دشمنوں کی تحریروں اور اقبالی شہادتوں سے بھی یہ امر پایۂ ثبوت تک پہنچا دیا ہے۔ کہ دنیا میں اسلام کیلئے اگر کوئی جماعت سچا درد اور حقیقی ولولہ رکھتی ہے۔ تو صرف احمدیہ جماعت ہے اور یہی وہ اولعزم گروہ ہے۔ جس نے اپنے شاندار کاموں سے دنیا پر اسلام کی عظمت قائم کرکے دکھادی انتظار کیجئے یہ معرکۃ الآرا تصنیف بھی جلسہ تک شائع ہو جائے گی۔

با ترجمہ قرآن پڑھنے کے آرزومند

اگر کسی استاد کی مدد حاصل نہیں کرسکتے تو انہیں "اسباق القرآن" منگواکر پڑھنا چاہیئے۔ جو انہیں استاد کی احتیاج سے یقیناً بے نیاز کردیگا۔ کیونکہ اسمیں ایسی عام فہم اور سادہ طرز میں تعلیم دی گئی ہے۔ کہ جس کی بدولت تھوڑی سی محنت کرنے پر خود بخود ہی ترجمہ کرنے کی لیاقت پیدا ہو سکتی ہے۔ پہلا اور دوسرا حصہ تو چھپ کر شائع ہو چکے۔ اب تیسرا حصہ بھی تیار ہوکر پریس میں جاچکا ہے۔ جو احباب کو جلسہ پر مل سکیگا۔

مرزا حسین علی المعروف بہ بہاء اللہ

کے دعویٰ مسیحیت کی اصل حقیقت سے جو لوگ آگاہ ہونا چاہیں وہ مولوی فضل الدین صاحب وکیل کی جدید تصنیف "بہاء اللہ کے دعویٰ مسیحیت کی حقیقت" کا انتظار کریں۔ اسمیں بہائیوں کی مسلمہ کتابوں کی رو سے معاملہ کی اصل حقیقت ایسی واضح کردی گئی ہے۔ کہ پھر کسی مزید بحث کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔

آریہ سماج کے دعوے باطل ہوگئے

کیونکہ "وید کی حقیقت" میں خود انہی کی مسلمہ کتابوں اور مستند تحریروں کی رو سے ثابت کردیا ہے۔ کہ جن ویدوں کو الہامی بتلایا جاتا تھا۔ وہ تو مختلف رشیوں کی تصنیف ہیں۔ تختی خورد حجم ۱۶۰ صفحہ قیمت برائے نام یعنی صرف ۶/

علاوہ ازیں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اور بھی جسقدر نئی کتابیں شائع ہونگی وہ سب کی سب ہمارے ہاں مہیا کیجائینگی۔ تاکہ احباب کو مختلف کتابوں کے لئے ادھر ادھر جاکر پریشان نہ ہونا پڑے۔ امید ہے کہ جلسہ سالانہ پر تشریف لانیوالے دوست اپنے قومی بک ڈپو کا نام یاد رکھیں گے۔ اور جسقدر کتابوں کی ضرورت ہوگی وہ یہیں سے لیں گے۔

مینیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

ہماری مشین سیویاں کی خصوصیات

۱۔ اس مشین کا ہر ایک پرزہ گھڑ کر تیار ہونے کی وجہ سے بیحد مضبوط و پائیدار ہے۔
۲۔ ہینڈل کو مضبوطی سے قائم رکھنے کے لئے ایک خوبصورت چکی لگائی گئی ہے۔
۳۔ ہینڈل لمبا ہونے کی وجہ سے بہت ہلکا چلتی ہے۔
۴۔ مشین کی لمبائی اور قطر زیادہ ہونے کی وجہ سے کام زیادہ دیتی ہے۔
۵۔ چھلنیاں اسپاتی ہونے کے باعث ٹیڑھی نہیں ہوتیں۔
۶۔ شکنجہ اور چھلنیاں رکھنے کی ڈبیہ کے نرالے ڈیزائن کی وجہ سے خوبصورتی بہت بڑھ گئی ہے۔
۷۔ مشین کو شہرت دینے کے لئے قیمت نہایت کم رکھنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔
۸۔ ہر مشین کے ساتھ میدہ دھکیلنے کے لئے ایک خوبصورت ٹول لگا دیا گیا ہے۔

علاوہ ازیں ہم نے مشین بادام روغن کا بھی ایک نیا ڈیزائن تیار کیا ہے۔ ہر دو اشیاء جلسہ کے ایام میں قادیان میں مل سکینگی۔
مفصل اعلان بہت جلد شائع کیا جائیگا۔

ملنے کا پتہ

ایم عبدالرشید اینڈ سنز سوداگران مشینری احمدیہ بلڈنگ بٹالہ (پنجاب)

بے اولادوں کو اولاد

مکرمہ دائرہ صاحبہ کی ادویہ سے بالکل مایوس عورتیں بھی اولاد حاصل کر چکی ہیں۔ لہذا اگر آپ سینکڑوں روپیہ علاج معالجات میں صرف کر چکی ہیں۔ اور ابھی تک اولاد کا منہ دیکھنا نصیب نہیں ہوا۔ تو اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ اور

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر

بے اولاد اور مایوس بہنیں ضرور تشریف لاکر مکرمہ دائرہ صاحبہ سے علاج کرائیں۔ یا ان کی مجرب ادویہ کو ساتھ لے جائیں۔ انشاء اللہ ضرور آپکی مراد پوری ہوگی۔ اس لئے ایک دفعہ ضرور آزمائش کریں۔ قیمت فی بکس صرف چار روپے (للعہ) علاوہ محصولڈاک بذریعہ منی آرڈر دیتے وقت مفصل حالات تحریر کریں۔ جوکہ پوشیدہ رکھے جائیں گے۔ سید خواجہ علی قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

اندرون شہر زمین فروخت ہوتی ہے

ایک قطعہ اراضی سفید فروختنی ہے۔ رقبہ دس گیارہ مرلہ ایک سو دو دس فٹ کو پہنچتے ہیں۔ اندرون شہر برلب شاہراہ متصل مکانات سید محمد علی شاہ صاحب مرحوم رئیس۔ جو صاحب لینا چاہیں۔ بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کرلیں۔ اندرون شہر نرخ زمین علی العموم حسب مرلہ ایک سو سے ڈیڑھ سو روپیہ فی مرلہ ہے۔

خط و کتابت ع۔ ق معرفت اکمل قادیان

ماہ دسمبر کیلئے خاص رعایت

مجھ سے خرید کر فائدہ حاصل کریں

یسرنا القرآن کی طرز پر سب سے پہلی حمائل شریف زرد اور سفید کاغذ پر چھپی ہوئی میرے پاس ہے۔ میں نے اس کی قیمت صرف ماہ دسمبر کے لئے بجائے مبلغ دو روپیہ کے صرف ایک روپیہ کر دی ہے۔ حمائل نہایت عمدہ چھپی ہوئی ہے کاغذ اعلیٰ درجہ کا ہے۔ بوڑھے و بچے اس کو بخوبی پڑھ سکتے ہیں۔

(منشی) محمد ابراہیم قادیان

زرعی آلات و دیگر مشینری

بٹالہ کی مشہور و معروف چارہ کترنے کی مشین (ٹوکے) آہنی رہٹ (ہلٹ) انگریزی ہل۔ بیلنہ جات۔ فلور ملز۔ خراس۔ بیل چکیاں۔ سیویاں اور بادام روغن نکالنے کی مشین منگانے کے لئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب فرمائیے۔

ایم عبدالرشید اینڈ سنز جنرل سیلائرز احمدیہ بلڈنگ بٹالہ پنجاب

از اجلاس میاں عبدالمجید خان صاحب بہادر عدالتی ڈھلوال ریاست کپورتھلہ

رکھا رام ولد منت رام بالغ و درگا داس وگوراندتہ پسران منت رام زرگر بولایت رکھا رام برادر خود سکنہ داعود پور تحصیل پھولتہ ھوگر بدار

بنام

مسماۃ بی بی بیوہ و دیوہ ذات فقیر سکنہ داعود پور تحصیل پھولتہ مدعاعلیہ

طلب

مقدمہ ہذا میں مدعاعلیہ کو کئی دفعہ طلب کیا گیا مگر مدعاعلیہ عمداً حاضری عدالت سے پہلو تہی کرتی ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا برائے تاریخ پیشی ۱۹ ر پوس ۱۹۸۳ جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعاعلیہ اس تاریخ پر حاضر عدالت نہ ہوئی تو یکطرفہ کارروائی کی جاوے گی۔

تحریر ۲۴ ر مگھر سمت ۱۹۸۳

الفضل میں اشتہار دینا باعث کامیابی ہے

ہندوستان کی خبریں

——— کراچی کینٹونمنٹ اسٹیشن میں ۱۱- دسمبر کی شام کو ٹھیک ۳ بجکر ۲۵ منٹ پر شاہی ٹرین آہستہ آہستہ اسٹیشن کے اندر داخل ہوئی جو بہت شاندار طریقہ سے سجایا گیا تھا۔ اسٹیشن کا پھاٹک نہایت شاندار طریقہ پر آراستہ کیا گیا تھا۔ اور بڑے پھاٹک کے دونوں جانب کے ستون شاہی افغان آرمس پر افغانی جھنڈے نصب کئے گئے تھے۔ اور پورے پلیٹ فارم پر قرمزی رنگ کا فرش بچھا ہوا تھا جس کا نظارہ بیحد دلنشین اور خوشنما تھا۔ ہز میجسٹی شاہ امان اللہ جس وقت اپنے درجہ سے اترے۔ تو بیحد مطمئن معلوم ہوتے تھے۔ گو وہ سامنے کے شاندار نظارہ کو کسی قدر حیرت سے دیکھ رہے تھے۔ ہز میجسٹی تیار کردہ عارضی گذرگاہ سے ٹہلتے ہوئے اسٹیشن کے باہر پہنچے جہاں شیر ووڈ فارسٹرس کا بینڈ افغانستان کا قومی گیت گا رہا تھا۔ ہز میجسٹی نے شیر ووڈ فارسٹرس کے سکنڈ بٹالین کے تیار کردہ گارڈ آف آنر کا معائنہ فرمایا۔ اور اس کے بعد شاہ معظم موٹر کار میں داخل ہوئے۔ جو منتظر کھڑی ہوئی تھی۔ اور بہمراہی کمشنر سندھ گورنمنٹ ہاؤس کو روانہ ہوئے اس دوران میں حضور ملکہ محترمہ اور دوسری ہمراہی خواتین اپنے درجہ میں ٹھیری رہیں۔ اور جب پلیٹ فارم خالی ہو گیا۔ تو اُتریں۔ مسز ہڈسن کمشنر سندھ کی اہلیہ کے ہمراہ موٹر کاروں میں سوار ہو گئیں۔ جو جلوس کے پیچھے روانہ ہو گئیں۔ حضور ملکہ محترمہ اور دوسری ہمراہی خواتین یورپین لباس پہنے ہوئے تھیں۔ جس کی جدید ترین وضع میں تھیں۔ جس پر ایک نقاب سے چہرے چھپے ہوئے تھے۔ عملاً پورا شاہی جلوس آدمیوں کی دورویہ قطار سے گھرا ہوا تھا۔ جو جلوس کے گذرتے وقت زور شور سے چیرز کی آواز بلند کر رہے تھے اس حالت میں شاہی جماعت گورنمنٹ ہاؤس پہونچی۔

کراچی میں مختلف ایڈریسوں کا جواب دیتے ہوئے شاہ کابل نے ہندوستانی بھائیوں کے محبّانہ جذبات پر اظہار تاثر فرمایا اور کراچی میونسپلٹی کا شکریہ ادا کیا۔ اس لئے کہ کراچی افغانوں کو محبوب تھا۔ حضور نے فرمایا کہ آپ کی سلطنت میں ہر ایک کے حقوق برابر ہیں۔ ہندو مسلمان اور دوسروں میں کوئی امتیاز نہیں۔ جہاں تک حقوق کا سوال ہے۔ وہ خود اور رعایا افغان مساویانہ حیثیت رکھتے ہیں حضور نے ملاؤں و فقراء کا ذکر کیا۔ جو بجائے کسی قسم کا نفع پہونچانے کے لوگوں میں تفریق پیدا کرتے ہیں۔ اور ان کا وجود ملک کی توہین۔ اور ایک طرح کا بار ہے۔ پارسیوں کے ایڈریس کے سلسلہ میں حضور نے فرمایا۔ کہ میں نہیں جانتا کہ آیا افغانستان پرشیا کی نسل سے ہے۔ یا پرشیا افغانستان کی۔ لیکن یہ زمانہ باپ اور اولاد کی بحث کا نہیں۔ بلکہ برادرانہ اور مساویانہ تعلق کا ہے۔

۱۲- دسمبر۔ ہز میجسٹی شاہ افغانستان نے معہ اسٹاف کے آج صبح کو "ایر کرافٹ ڈپو" کا معائنہ فرمایا۔ کراچی ایر پورٹ سے واپس ہو کر ہز میجسٹی نے گورنمنٹ ہاؤس میں مقامی سرکاری افسران کو لنچ پارٹی دی۔ اور کمشنر سندھ اور مسٹر ہڈسن کا اُن کی میزبانی اور شاہی پارٹی کے لئے آرام دہ انتظامات پر شکریہ ادا کیا۔ تیسرے پہر کو ہز میجسٹی اور ملکہ محترمہ معہ اسٹاف وہمراہیان کے بندرگاہ کو روانہ ہوئے۔ جہاں سے جہاز "منیلا" میں سوار ہو کر جو پہلے سے اس غرض کے لئے نہایت شاندار طریقہ پر تیار رکھا گیا تھا۔ ہز میجسٹی بمبئی روانہ ہو گئے۔ بندرگاہ تک دورویہ ہر جماعت کے آدمیوں کا ہجوم تھا۔ جو زور و شور کے ساتھ چیرز دے رہے تھے۔ رائل ایر فورس کے تین آلہ پرواز جہاز کے اوپر پرواز کر رہے تھے۔ جس کے ایک سیلون کو شاہی پارٹی کی مستورات کے لئے پردہ کے انتظامات کے ساتھ مخصوص کیا گیا تھا۔ آلہ ہائے پرواز نے کچھ دور تک جہاز کی معیت کی۔ اور ڈیری روڈ سے آلہ ہائے پرواز کے دو اسکواڈرن ساحل کے اوپر منڈلا رہے تھے۔ جس وقت جہاز روانہ ہوا۔ تو انہوں نے جھک کر سلامی ادا کی اور ۳۱ ضرب توپ کی سلامی ادا ہوئی۔

——— بمبئی ۱۴- دسمبر۔ ایس۔ ایس منیلا جس پر شاہ کابل سوار تھے۔ دو بجے بندرگاہ کی طرف آتا ہوا دیکھا گیا۔ تھوڑے عرصہ کے بعد ہی آر آئی۔ ایم۔ ایس کلایو (جنگی جہاز) کی معیت میں منیلا بندرگاہ میں داخل ہوا۔ جہاز کلایو اور کارنوالس نے اکتیس توپوں کی سلامی سر کی۔ اعلیحضرت کا خیر مقدم ہز ایکسلنسی سر لیزلے ولسن نے کیا۔ اعلیحضرت نے لیڈی ارون اور لیڈی ولسن سے ہاتھ ملایا۔ ان کے بعد ملکہ اور دیگر خواتین نے ان سے مصافحہ کیا۔ ازاں بعد گورنر نے وائسرائے کے عملہ کو بادشاہ سے متعارف کرایا اور بادشاہ نے اپنے عملہ کا تعارف گورنر سے کرایا۔ ملکہ اور دیگر خواتین نے یورپین لباس پہن رکھا تھا۔ لیکن ان کے چہروں پر نقاب پڑی ہوئی تھی۔ جلوس شاہانہ مرتب ہوا۔ اعلیحضرت ایک چار سیہ شاہی گاڑی میں سوار ہوئے۔ جس میں ان کے ساتھ ہز ایکسلنسی گورنر۔ ہز ایکسلنسی سردار محمد حسین خان لفٹننٹ کرنل اور سر فرانسس ہمفرے بیٹھے۔ دوسری شاہی گاڑی پر لیڈی ارون اور ملکہ ہمراہ سوار ہوئیں۔ راستہ میں ہر جگہ مختلف الاقوام کے ہجوم نے مسرت آمیز اور غلغلہ انداز نعرہائے شوق بلند کئے۔ پٹھانوں کا ایک ہجوم جس نے افغانی علم اٹھایا ہوا تھا۔ پولیس کا حلقہ توڑ کر اعلیحضرت کی گاڑی کے قریب پہونچ گیا۔ یہ ہجوم بڑے زور سے نعرے لگا رہا تھا۔ رات گورنمنٹ ہال میں سرکاری شاہی ضیافت دی گئی۔ جس میں وائسرائے ہند کی طرف سے گورنر بمبئی نے ایڈریس پڑھا۔ اور اس کے جواب میں شاہ کابل نے فارسی میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ میں ان دوستانہ جذبات پر جو میرے اور میرے ملک کے متعلق ہندوستان کی طرف سے ظاہر کئے گئے۔ اور اس خیر مقدم پر جو کیا گیا۔ شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں نہایت خوشی سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ میرے عزیز ہمسایہ ہندوستان نے بڑی محبت سے میرا استقبال کیا۔ میرا مختصر سا قیام ہند بڑا آرام دہ تھا۔ میں اس قیام کی یاد اپنے ساتھ لے جا رہا ہوں۔ آخر میں آپ نے افغانستان اور برطانیہ عظمٰی کے اچھے تعلقات کی خواہش کا اظہار کیا +

——— بمبئی ۱۰- دسمبر بی بی اینڈ سی آئی ریلوے کی پنجاب ایکسپریس نے جو بروز جمعہ بمبئی سے روانہ ہوئی تھی۔ بے مثال تیزی سے سفر طے کیا۔ اور ۸۰۵ میل ۱۸ گھنٹے اور ۱۸ منٹ میں ۴۴۹۶ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے طے کئے۔ خیال کیا جاتا تھا کہ یہ رفتار اعلیٰ درجہ کی ہے۔

——— دہلی ۱۱- دسمبر۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کا اجلاس منعقد ہوا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس کے مقام انعقاد پر بہت کچھ بحث ومباحثہ ہوا جس میں سر محمد اقبال۔ ڈاکٹر ضیاء الدین۔ ملک فیروز خاں نون۔ مولانا محمد علی۔ مولانا اختر حسن۔ ملک برکت علی اور دیگر اصحاب نے حصہ لیا جب رائیں لی گئیں۔ حاضرین کی ۱۳ رائیں لاہور میں اور ۱۰ کلکتہ میں اجلاس کے حق میں تھیں۔ مگر بذریعہ ڈاک جو رائیں موصول ہوئیں۔ ان میں چودہ رائیں کلکتہ میں اور ۴ لاہور میں اجلاس ہونے کے حق میں تھیں۔ جب معاملہ کا فیصلہ سنایا گیا۔ کہ مسلم لیگ کا اجلاس کلکتہ میں منعقد ہوگا تو لاہور میں اجلاس منعقد کرانے کے حامی لیگ کی کانفرنس کے اجلاس سے اٹھ کر چلے گئے۔ صدارت کے لئے غیر حاضر ممبروں کی موصول شدہ راؤں میں ۹ ووٹ سر آغا خاں کے حق میں تھیں۔ اور ۱۳ سر محمد شفیع کے۔ چونکہ سر آغا خاں نے سر محمد شفیع کی جگہ صدر بننے سے انکار کر دیا ہے۔ اس لئے تبدیل صدارت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوا +

——— نئی دہلی ۱۳- دسمبر۔ سوامی شردھانند جی کے بیٹے پروفیسر اندر ایڈیٹر ارجن کو زیر دفعہ ۱۵۳- الف ۱½ سال قید سخت اور پندرہ سو روپیہ جرمانہ۔ اور پنڈت ستیہ کام جی کو ½ ۱ سال قید سخت اور ۵۰۰ روپیہ جرمانہ کی سزا ہو گئی۔ ضمانت کی درخواست پر اپیل کے فیصلہ تک قید محض کا حکم ہوا۔

——— نئی دہلی ۱۴- دسمبر۔ اس خیال سے کہ شاہی کمیشن کے ارکان مرکزی مجلس وضع قوانین ہند میں وائسرائے کی تقریر اور اہم معاملات پر بحث وتمحیص کے موقعہ پر شریک ہو سکیں قرار پایا ہے کہ آئندہ اجلاس ماہ جنوری کی بجائے ماہ فروری پر ملتوی کر دیا جائے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ یہ اجلاس ماہ اپریل تک جاری رہیگا۔

——— علی گڑھ ۱۲- دسمبر۔ مسلم یونیورسٹی کے طلبہ نے خوراک کی بدانتظامی کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتے ہوئے ہڑتال کر دی۔ لیکن منٹو سرکل میں ہڑتال روک لی گئی +

——— لاہور ۱۴- دسمبر۔ آنریبل ملک فیروز خاں نون اور ڈاکٹر سر محمد اقبال نے ایک اعلان شائع کیا ہے۔ جس میں بیان کیا ہے۔ ۲۰- نومبر کی آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل نے فیصلہ کیا۔ کہ لیگ کا آئندہ اجلاس لاہور میں ہو۔ اور صدارت کیلئے سر محمد شفیع سے درخواست کی جائے۔ سر محمد شفیع نے منظور فرمالی۔ جب کونسل نے یہ فیصلہ صادر کیا۔ تو ڈاکٹر کچلو سیکرٹری نے اس فیصلہ کے خلاف احتجاج کی صدا بلند کی اور زبانی استعفے داخل کر دیا۔ ہم نے انہیں معاملہ پر غور کرنے کیلئے راغب کیا۔ اس کے بعد ہی ڈاکٹر کچلو کی طرف سے ارکان لیگ کو ایک اطلاع نامہ موصول ہوا۔ کہ مقام اجلاس اور مسئلہ صدارت کا تصفیہ کرنے کے لئے لیگ کی کونسل کا ایک اور جلسہ منعقد ہوگا۔ یہ جلسہ ۱۱- دسمبر کو حکیم اجمل خاں کے مکان پر انہی کے زیر صدارت منعقد ہوا۔ ڈاکٹر کچلو سے استدعا کی گئی۔ کہ وہ ان وجوہ کی تشریح کریں۔ جو یہ دوسرا جلسہ کرنے کی محرک ہوئیں انہوں نے فرمایا کہ چونکہ مدراس کے تین حضرات اور بنگال کے دو حضرات نے ایسا کرنے کیلئے کہا تھا۔ اسلئے یہ جلسہ منعقد کیا گیا۔ ان سے قطعی طور پر یہ استفسار کیا گیا۔ کہ آیا ان پانچ اشخاص کے سوا کسی اور نے بھی ان سے ایسا کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ نہیں ان سے استفسار کیا گیا۔ کہ آیا ان پانچ حضرات کے خطوط ان کے پاس ہیں تو آپ نے نفی میں جواب دیا۔ اور کہا۔ کہ خطوط اور ممبر رہ گئے ہیں۔ اب یہ دیکھنا جمہور کا کام ہے۔ کہ آیا وہ ایک فیصلہ کو جسے وہ پسند نہیں کرتے تھے۔ مسترد کرانے کے لئے دوسرے جلسہ کو مدعو کرنے میں حق بجانب تھے یا نہیں۔ اگر سر محمد شفیع کے اس بیان نے جو انہوں نے اخبارات کو دیا تھا۔ اور جس میں انہوں نے بعض شرائط کے ماتحت صدارت سے مستعفی ہو جانے پر رضامندی کا اظہار کیا تھا۔ ان کیلئے کچھ عذر بھی پیدا کر دیا تھا۔ تو انہیں ایجنڈا پر اجلاس کے مقام کی تعیین کا مسئلہ ہرگز نہ لانا چاہیئے تھا۔ اگر ۲۰- نومبر کے فیصلے آخری اور قطعی نہ تھے۔ تو ۱۲- دسمبر کے فیصلہ جات بھی قطعی نہیں ہو سکتے۔ پنجاب اور یو۔پی کے ارکان کی اکثریت کا یہ خیال ہے۔ کہ ۲۰- نومبر کا فیصلہ قائم ہے۔ اور وہ ۱۱- دسمبر کا فیصلہ قبول کرنے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ ہم ان اشخاص سے جو قوم کے اتحاد اور بہبود کے خواہاں ہیں۔ التماس کرتے ہیں۔ کہ کونسل کے فیصلہ ۲۰- نومبر کے مطابق مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس لاہور میں منعقد کیا جائے اگر یہ خیال ہے

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)

اس سے بڑھکر اور کیا شہادت ہو سکتی ہے

سرمہ کے تمام اشتہار دینے والوں کو عموماً چیلنج کوئی اشتہار دینے والا اسکے مقابلہ میں اس قسم کی سند پیش کرے

تریاق چشم رجسٹرڈ

کے متعلق ہندوستان بھر کے بہت بڑے خاص ماہر امراض چشم ولایت کے سند یافتہ ڈاکٹر کیپٹن ایس۔ اے۔ فاروقی (سرکاری اعلیٰ افسر) ایم۔ ڈی۔ ای۔ ایس کا سارٹیفکیٹ (نقل جملہ)

"میں تصدیق کرتا ہوں کہ مرزا حاکم بیگ ساکن گجرات (پنجاب) کے تیار کردہ "تریاق چشم" کو میں نے اپنے چند بیماروں پر آزمایا۔ اور اسے آنکھوں کے زخم۔ پانی بہنا۔ اور ککروں کے لئے بہت مفید اور موثر پایا۔ اسکے اجزاء امراض چشم کے امراض کے لئے بہت مشہور ہیں۔ اور ان اجزاء کی مقدار ہر طرح سے صحیح اور ٹھیک نسبت سے ملائی گئی ہے بموجب کے تریاق چشم کے تیار کرنے کا طریق زمانہ حال کے مروجہ طریقہ کے مطابق صاف اور ستھرا ہے۔" دستخط۔ (ایس۔ ایم فاروقی کیپٹن ایم۔ ڈی۔ ای۔ ایس۔ او ہیتھک سپیشلسٹ) خاص ماہر امراض چشم

نوٹ:۔ قیمت تریاق چشم رجسٹرڈ پانچ روپے فی تولہ۔ اور محصولڈاک علاوہ موازی ۸ر بذمہ خریدار:

حسابنا مرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم رجسٹرڈ گلہ شاہدولہ صاحب گجرات پنجاب

جلیبی گھڑیاں!

اگر اللہ تعالیٰ نے حاضری کا موقعہ دیا تو جیب وکلائی کی بہترین گھڑیاں ہمراہ ہونگی۔ ٹائم پیس صرف وہی لا سکونگا جسکا آرڈر معہ کچھ رقم پہنچیگی ۲۰ دسمبر تک مل جائیگا۔ ملنے کا وقت آٹھ بجے صبح

نمبر ۱۔ باب بن الارم عـہ ریکیم پـہ ۱۳	نمبر ۴۔ امریکن مختلف قسم معہ
″ ۲ چار ″ ″ لعـہ ۹ ″ ۱۲	جرمنی الارم للعـہ۔ پی اصلی صـہ
″ ۳ کلیسٹر ″ لعـہ ۹ ″ ۱۲	جرمنی عہ ۸ ر

المشتہر

حافظ سخاوت علی احمدی مینیجر و پروپرائیٹر احمدیہ واچ ایجنسی شاہجہانپور

بنا بنایا مکان فروخت ہوتا ہی

ایک مکان اندرون قصبہ قادیان تقریباً ۸ مرلے جس کا تخمینہ افسر تعمیر نے ۲۶۵۴ روپے موجودہ نرخ کے لحاظ سے لگایا ہوا ہے۔ اور وہ نظارت ہذا کے ماتحت ہے۔ جس دوست کو ضرورت ہو۔ وہ پریذیڈنٹ مجلس منتظمہ قادیان سے براہ راست خط و کتابت کرے۔ اس قیمت میں کچھ رعایت بھی کی جائے گی۔

ناظر امور داخلیہ
زین العابدین۔

تحائف پشاور

مشہدی لنگیاں و پشاوری کلاہ

ہر قسم کی چھوٹی بڑی مشہدی و پشاوری لنگیاں مشہدی رومال لیڈی سوٹ کے مشہدی قنا و یز کلاہ پشاوری و بخاری ارزاں قیمت پر ذیل کے پتہ سے طلب فرمادیں مال پسند نہ آنے پر محصولڈاک کاٹکر قیمت واپس دی جاویگی یا اسکے بدلے حسب منشاء خریدار کو دوسری چیز دی جاویگی۔

المشتہر

میاں محمد غلام حید حیدر جنرل مرچنٹ بازار کریم پورہ پشاور

تریاق زعفرانی

امراض ذیل کیلئے بہ صفت موصوف ہے۔ اعضائے رئیسہ کی کمزوری کے لئے نہایت مفید ہے۔ نسیان ہو معدہ کمزور ہو۔ دماغ کمزور ہو۔ دل دھڑکتا ہو کمزوری جگر کی وجہ سے بدن میں خون کم ہو۔ رنگ زرد ہو سر چکراتا ہو۔ آنکھوں کے آگے اندھیرا آجاتا ہو۔ طاقت کمزور ہو گئی ہو تو تریاق زعفرانی کا استعمال انشاء اللہ نہایت مفید اور آرام پہنچانے کا موجب ہو گا قیمت فی ڈبیہ عـہ :

عبدالرحمٰن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب

انجمن احمدیہ خدام الاسلام قادیان

دسمبر ۱۹۲۷ء سے انجمن ہذا کے ٹریکٹوں کا سلسلہ پھر سے شروع ہوا ہے۔ جو دوست ممبر بننا چاہتے ہیں وہ چندہ سالانہ تین روپیہ اور داخلہ ایک روپیہ پیشگی ارسال فرمائیں گذشتہ ممبر صاحبان چندہ پیشگی ارسال فرمائیں گذشتہ ۱۵ نمبر وفات مسیح ختم نبوت۔ صداقت مسیح موعود وغیرہ کے متعلق ۲ روپے فی سیکڑہ علاوہ محصولڈاک کے حساب سے طلب فرما سکتے ہیں

سیکرٹری انجمن احمدیہ خدام الاسلام قادیان

زندگی کا باعث بہار

پیارے ناظرین آجکل دنیا میں دوا فروشوں کی کمی نہیں ہے براہ مہربانی ہماری غریب ایجنسی سے بھی کچھ چیزیں منگا کر ملاحظہ فرمائیں پسند نہ آنے پر ایجنسی کو واپس کر سکتے ہیں۔

ممیرا درجہ اول	فی تولہ	عـہ	ممیرا درجہ دوم	فی تولہ	عـہ
جدوار خطائی	″	۱ـہ	ست سلاجیت پگھلی		۸ر
زعفران کشمیری خالص	″		زہرہ سیاہ	فی ماشہ	سپے
ہیدانہ عمدہ	فی سیر	للعـہ	گل بنفشہ عرقی	″	
چھلکا اخروٹ سبز	″	۸ر	اجوائن خراسانی	″	ع
″ ″ خشک	″	عـہ	گل بنفشہ خالص	″	صـہ
مغز ″ سفید	″	۸ر	مغز بادام شیریں	″	للعـہ
سنبل الطیب یعنی بالچھڑ	″	عـہ	″ ″ تلخ	″	عـہ

علاوہ ازیں بہت سی چیزیں ایجنسی سے مل سکتی ہیں۔ تفصیل مندرجہ بالا اشیاء بذریعہ وی پی پارسل روانہ خدمت ہوں گی۔ محصولڈاک علاوہ ہوگا۔ تاجران کے لئے خاص رعایت : فہرست مختصر مفت۔

محمد منصر اللہ خان احمدی مینیجر کشمیر مسلم ہمدرد ایجنسی بارہ مولہ پور کشمیر